عنوان	بھروسہ
لکھاری	نورفاطمہ
پلیٹ فارم	ناول ہی ناول "اور" آن لائن ویب چینل
پبلیشر	ناول ہی ناول "اور" آن لائن ویب چینل
ویب سائیٹ	NovelHiNovel.Com & OnlineWebChannel.Com
واٹس ایپ	+923155734959
جی میل	NovelHiNovel@Gmail.Com OnlineWebChannel @Gmail.Com

انتباہ !

یہ ناول "ناول ہی ناول" اور "آن لائن ویب چینل "کی ویب سائٹ نے لکھاری کی فرمائش پر آپ سب کے لیے پیش کیا ہے۔

اس ناول کا سارا کریڈٹ رائٹر کو جاتا ہے۔اس ناول میں غلطیاں بھی ممکن ہیں کیونکہ انسان خطا کا پتلا ہے تو اس ناول کی غلطیوں کی زمہ دار ویب نہیں ہو گی صرف اور صرف رائٹر ہی ہو گا ویب نے صرف اسے بہتر انداز سے سنوار کر آپ سب کے سامنے پیش کیا ہے۔اس ناول کو پڑھیے اور اس پر تبصرہ کر کے رائٹر کی حوصلہ افزائی کیجیے۔

اپنے ناولوں کا پی ڈی ایف بنوانے کے لیے واٹس ایپ پر رابطہ کریں

+923155734959

اس ناول کے تمام رائٹس "ناول ہی ناول"،" آن لائن ویب چینل "اور لکھاری کے پاس محفوظ ہیں۔لکھاری یا ادارے کی اجازت کے بغیر ناول کا پی کرنا یا کسی حصہ کو شائع کرنا قانوناً جُرم ہے،

Novel Hi Novel & Online Web Channel

السلامُ علیکم !

"ناول ہی ناول" اور "آن لائن ویب چینل" آپ کے لیے لایا ایک سنہری موقع

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنے قلم کی آواز کو لوگوں تک پہچانا چاہتے ہیں، تو اپنی لکھی گئی کوئی بھی تحریر (حمد، نعت، ناول، افسانہ، آرٹیکل، ریسیپی، نظم، غزل، اقوال) یا جو بھی آپ کے ذہن میں ہو اور آپ لکھنا چاہتے ہیں، ہم تک پہچائیں۔ "ناول ہی ناول" اور "آن لائن ویب چینل" بنے گا وہ سیڑھی جو آپ کو آپ کی پسندیدہ ویب سائیٹ تک پہنچانے کا ذریعہ بنے گا۔ اگر آپ اپنی تحریریں "ناول ہی ناول" اور "آن لائن ویب چینل" کی ویب سائیٹ میں دینا چاہتے ہیں تو رابطہ کریں۔ "ناول ہی ناول" اور "آن لائن ویب چینل" آپ کو آپ کے عین مطابق پلیٹ فارم مہیا کر رہا ہے تو جلدی سے قلم اٹھائیں اور لکھ ڈالیں جو آپ کے ذہن میں مرکوز ہے۔ شکریہ !

اپنی تحریریں ہمیں اس پتہ پر ارسال کریں۔

NovelHiNovel.Com & OnlineWebChannel.Com

NovelHiNovel & OWC Official

NovelHiNovel@Gmail.Com

OnlineWebChannel @Gmail.Com

03155734959

بھروسہ

نور فاطمہ کے قلم سے

این ایچ این اور او ڈبلیو سی پبلیشرز

نوراللہ کا نام ہیں پڑھنے دے ردہ اب تم کتاب نہیں کھولوں گ ئی اور ویسے بھی اردو
کون پڑھتا ہیں نور ٹیچر آنے والی ہیں ٹھیک ہیں اب سے میں تم سے بات
نہیں کرؤ گ ئی اور میں بھی دیکھ لیتی کون سے ایم اے پاس کر لیتی تو
ردہ پہلے نور کو دیکھتی ہیں اور پھر بولتی ہیں ٹھیک ہیں اب پکا یاد رکھنا مجھ سے
بات نہیں کرنی نور حیرت سے ردہ کو دیکھتی ہیں اور پھر منہ بنا کر کتاب کھولتی ہیں اور پھر
پیچھے منہ کر کے پوچھتی ہیں اردو کا کیا کام تھا اس پر ردہ کو تو حیرت نہیں ہوئی ی کیونکہ نور
اکثر بھول جاتی تھی کہ سکول میں کیا کام ملا ہیں پر پیچھے بیٹھی لڑکی بولی
تمہیں نہیں پتا ٹیچر نے آتے ہی ٹیسٹ لینا ہیں نور چیختے ہوئے کون سا ٹیسٹ اور پھر
ردہ کو دیکھ کر بولتی ہیں میڈم دوست ہو تیری اور تم نے مجھے ٹیسٹ تک
کا نہیں پتایا ردہ بولنے ہی لگتی ہیں کہ ٹیچر کلاس روم میں آجاتی ہیں نور جو
اپنی دوست کے ساتھ پہلے بنچ پر بیٹھی تھی کھڑی ہو گ ئی اور باقی لڑکی کے ساتھ
میں سلام کیا ٹیچر نے سلام کا جواب دیتے ہی کلاس کو ٹیسٹ کے لیے پیج
نکالنے کا بولا نور منہ بناتی پیج نکالا اور کچھ تو اسے آتا تھا کچھ ردہ سے پوچھ
کر کسے تیسے ٹیسٹ دے دیتی ہیں اتنے میں چھٹی کی گھنٹی بج جاتی ہیں نور نے

آج کا سارا دن اسے ہی گزارہ تھا اور اب وہ ردہ کا شکریا کر رہی تھی آج اس نے اس کو بہت چیٹنگ کرائ ی تھی اور گھر جانے کے لیے بیگ بند کر کے چادر کر کے سکول سے نکل گ ئی سکول اور گھر میں پانچ منٹ کا فاصلہ تھا وہ اکثر اکیلی چل کر گھر جایا کرتی اور آج بھی ویسے ہی جا رہی تھی جب وہ ایک گلی سے گزر رہی تو ایک آوارہ سا لڑکا اسے بولنے لگ گیا بات سنو وہ اسے دیکھے بغیر اپنے راستے پر چلتی رہی ایک اس گلی میں اس لڑکے کے بغیر کوئ ی نہیں تھا دوسرا اسے وہ آوارہ لگ رہا تھا اسی وجہ سے نور سیدھا چلتی رہی اور وہ پیچھے وہ بولتا رہا سنو آپ مجھ سے دوستی کر لے آپ کو جو چاہیے میں دوگا اور نور کچھ بولے بغیر چلتی رہی جب دو آدمی سامنے سے آتے دیکھے تو وہ لڑکا پتا نہیں کہا کو چل دیا پر نور نے شکر کیا اور آج وہ اللہ کر کے گھر پونچی تھی گھر آتے سلام کیا اور بولی ماما بھائی ی کو کیوں نہیں بھیجا ماما بولی وہ تو ابھی تک سکول سے آیا ہی نہیں اور پھر امی بولی آج پاپا آ رہے ہیں انہیں فوج سے چھٹی ملی ہیں نور خوش ہونے کے بجھائے جی بول کر کمرے کو چلی گ ئی وردی

change کر کے وہ اپنی ڈیڑی اٹھالی پاپا بیچ میں آئی یدہ سے باہر نہیں جاؤ گا پاپا اس بار معاف کر دے نور کمرے سے باہر سے آواز سن کر خاموش کھڑی تھی رہی اور امی

بول رہی کمرہ کھولوں بچے کو ماروں گ ئے نور نور کھانا کھا لو کیا ڈیڑی اٹھا کر بیٹھی ہو اور کیا سوچ رہی ہو یہ اس کا بھائی تھا نور چار بہن بھائی تھے اس کی بڑی بہن کی شادی ہو گ ئی تھی نام صبا اور اس کے بعد نور پھر دو چھوٹے بھائی تھے علی اور احمد اور اس وقت احمد اسے بلانے آیا تھا کچھ نہیں سوچ رہی اور پھر وہ کچن کی طرف گ ئی اور جاتے ہی بولی جی ماما اس پر اس کی امی نے بولا میڈم نور جہاں صاحبہ کھانا کھا لو ویسے تو اس کا نام نور فاطمہ تھا پر اس کی امی اسے ایسے اکثر بولا کرتی تھی اور پھر برتن دھو دینا اور رہیں جھاڑو لگا دیا تھا میں نے اب ٹاکی لگا دینا اور میں وردی دھوں دیتی پر میرے سر میں بہت درد ہیں اب نور تم ہی دھوں دینا نور جی امی جی بول کر کھانا ٹیبل پر لے آکر کھانے لگی جہاں پہلے ہی اس کے دونوں بھائی بیٹھے تھے اور پتا نہیں کس بات پر لڑ رہے تھے جس پر نور تنگ آکر بولتی ہیں ابو آرہے ہیں تم دونوں کو سیدھا کر دے گ ئے میں دیکھتی ان کے آنے کے بعد کیسے لڑتے ہو اس پر بڑا بھائی احمد بولتا ہیں تو اپنا کھانا کھا جس پر نور ایک بار دونوں کو دیکھتی جو اب لڑ ئی ی نہیں کر رہے تھے پھر نور کھانا کھا کر کام میں لگ جاتی ہیں اور جب کام کر کے بیٹھی ہی ہیں

تو دونوں بھائی ی کا شور آتا ہیں جو ابو آگ ئے بول رہے ہوتے ہیں نور

کمرے سے باہر دیکھتی ہیں سامنے ابو ہوتے ہیں وہ ان سے ملتی اور پانی

دیتی ہیں اور اتنے میں امی بھی آجاتی ہیں امی سلام کرنے کے بعد کھانے کا پوچھتی

ہیں اور پھر ابو کھانا کھا کر آرام کرنے کو چلے جاتے ہیں یہ شام کا وقت ہوتا ہیں اور تینوں

بہن بھائی ی مل کر پڑھ رہے ہوتے ہیں اور امی ابو باتیں کر رہے ہوتے ہیں

اور نور کا پن علی لے کر بیٹھ گیا تھا علی میرا پن دو ورنہ اپنی مار کے تم خود

زمہ دار ہوگ ئے یہی بولنے کی دیر تھی کہ علی نے پن دے دیا نور جانتی

تھی علی اور احمد دونوں ابو سے ڈرتے ہیں اور نور اسی کا فائدہ اٹھاتی تھی

آج ان کے ابو کو آئے تین دن ہوگ ئے تھے اور ابھی تک تینوں بہن

بھائی میں سے کسی کی مار نہیں پڑ ی تھی نور سکول سے آئی ی ہی تھی کہ

کمرے سے شور کی آوازے آرہی تھی امی بول رہی تھی تمہیں بس لڑنا ہی آتا ہیں ابو بولتے

ہیں جب تک تمہیں دو لگ نا جائے تمہارا دماغ سہی نہیں ہوتا اور پھر دو تھپڑ

لگاتے اور مانے لگ گ ئے یہ نور اور اس کے بھائی دیکھ رہے تھے پر ڈر

کے مارے کچھ بول نہیں پائے پھر تھوڑی دیر بعد ابو باہر چلے گ ئے اور پھر

دونوں بھائی امی کے پاس گ ئے اور رونے لگ گ ئے اور نور چپ کر کے سب دیکھتی رہی اسے پتا تھا جب بھی ابو آتے تو دو تین دن بعد ایسا ہی ہوتا اور ابھی تو آج رات جو تماشہ ہونا تھا باقی تھا

امی نور کو دیکھتی اور اپنے پاس بلاتی ہیں نور امی کے پاس جا کر گلے لگ جاتی ہیں پر آنسوا بھی بھی نہیں آتے جیسے نور پتھر کی بن گ ئی ہو پھر امی تینوں سے بولتی میں کچھ دن کے لیے اپنی امی کے گھر جا رہی ہو اور اب نور تم نے بھائیوں کا خیال رکھنا ہیں نور کچھ نہیں بولتی اور بس امی کو دیکھ رہی ہوتی ہیں جیسے بول رہی ہو مجھے بھی لیتی جاؤ اور بولنے کی ہمت نا ہو پر اس کے دونوں بھائی ایک ساتھ بولتے امی نا جاؤ نا ابو ہمیں مارے گ ئے پر امی بولتی میں کچھ دن تک آجاؤ گ ئی نور وہاں سے چل کر چھت پر چلی آتی نور کو پتا تھا اب امی کا اپنی امی کے گھر جانا ضروری تھا پر پھر بھی وہ اندر سے چاہتی تھی کہ اس کی امی نا جائے لیکن وہ روکنا نہیں چاہتی تھی اسے ابو پر غصہ آرہا تھا اور اس سے امی کے آنسو بھی برداشت نہیں ہوتے تھے پر اب اس نے رونا چھوڑ دیا تھا جیسے صبر کر

رہی ہو یا پھر اسے کوئی ی فرق ہی نا پڑتا ہو وہ بس وہی جانتی تھی امی نیچے اپنے کپڑے نکال رہی ہوتی ہیں احمد اور علی منہ بنائے امی کو دیکھ رہے ہوتے ہیں نور نیچے آتی ہیں تو اس کی امی بولتی ہیں کھانا بنا پڑھا ہیں کھا لینا اور آٹا کھوندا ہوا ہیں رات کے وقت سب کو کھانا بنا دینا اور میرے جانے کے بعد بھائی یوں کا خیال رکھنا نور بس سر ہلاتی ہیں اور پھر اس کی امی چلی جاتی ہیں ان کے ماموں راولپنڈی ہوتے تھے پر اس کی امی اس وقت گاؤں جا رہی تھی جو یہاں سے ایک گھنٹہ کے سفر پر تھا شام کو جب ان کے ابو نواز گھر آتے ہیں تو پوچھتے ہیں حیا کہا ہیں اصل میں ان کی امی کا نام حیا تھا اور ابو کا نام نواز تھا تو احمد بولتا امی اپنے گھر چلی گ ئی ہیں جس پر ان کے ابو بولتے تم تینوں چلے جاتے میری سر سے مصیبت کم ہوتی پھر پوچھتے نور کہا ہیں احمد بولا نماز پڑھ رہی ہیں اور پھر نواز صاحب بولے اسے بولوں نماز پڑھ کر کھانا بنا دے پھر اسی تر نور نے ٹری میڑی روٹی بنا دی اور سالن کوئی ی پہلے کا بنا ہوا تھا نور نے وہی دے دیا ابو نے نور کی روٹی دیکھ کر اسے بہت ڈانٹا اور بولا تری ماں نے ایک روٹی نہیں بنانا سکھائی تمھیں نور نیچے سر کرکے سنتی رہی آج کے دن کی وجہ

سے نور نے نہ ہی دوپہر کو کھانا کھایا اور نہ ہی شام کو اس کا پیٹ تو آج کے دن کی

باتوں سے ہی پھر گیا تھا رات کو جب سب پڑھ رہے تھے تو ان کے ابو نے بولا لاؤ مجھے

سبق سناؤ تینوں ایک دوسرے کو دیکھنے لگ گئے کیونکہ ان کے ابو سبق

کم سنتے تھے مارتے زیادہ تھے نور تم اکر مجھے سناؤ نور انگلیش کی کتاب

لے گئی کیونکہ نور جانتی تھی انہیں یہ کتاب نہیں آتی نواز صاحب نے دس کی ہوئی

تھی وہ بھی مشکل سے اور سفارش سے ان کی نوکری لگی ہوئی تھی جب

ان کے ابو نے انگلیش کی کتاب دیکھی تو بولے اردو کی کتاب لے آؤ نور

اردو لے گئی تو کوئی بھی پیج نکال کر پوچھنے لگے جب نور نے بولا یہ

ابھی نہیں پڑھا تو بولے تم نے تو کچھ پڑھا بھی نہیں ہوتا نور کو اسی پر دو تھپڑ لگتے ہیں اور نور

جو نازک سی پری لگتی ہیں اس کے لیے یہی کافی تھا نور پہلے آنکھوں کے کناروں پر آتے

آنسو صاف کرتی ہیں اور پھر ابو کو سوالی نظروں سے دیکھتی ہیں جیسے بول رہی ہو میں نے

جھوٹ نہیں بولا پھر ان کے ابو بولے نالق ہو تینوں بیگ بند کرؤ اور شکل گم کرؤ اور

سو جاؤ اب مجھے نظر نا آنا اور پھر تینوں بیگ بند کرتے سونے کے لیے

چلے گئے پر نور کو اس وقت بھوک لگ رہی تھی اور وہ بول بھی نہیں

سکتی تھی مجھے بھوک لگی ہیں اگر امی ہوتی تو وہ نور کو بھوکا نہیں سونے دیتی پر اب کیا تھا اسے ایسے ہی سونا تھا صبح آذانوں وقت وہ اٹھ کر نماز پڑھی وردی استری کی اور آٹا کھوند کر روٹی بنا دی سب کو روٹی دے کر خود کھا رہی تھی کہ اس کے ابو لڑنے لگ گۓ لیٹ ہو رہی ہیں ہمیشہ لیٹ جانا ہوتا وہ کہا تو سہی رہے تھے لیٹ تو ہو رہی تھی اور دونوں بھائی سکول جا چکے تھے وہی وہ گئی تھی پر اسے بھوک لگئی تھی پھر بھی کچی پکی روٹی کھائی اور وردی ڈال کر جانے کے لیے تیار ہو گئی اور چادر لے لی آج اسے اس کے ابو چھوڑ آئے تھے

نور سکول سے بہت لیٹ ہو گئی تھی اسے پتا تھا اب سب بچے کلاس روم میں چلے گۓ ہو گے پر اس کے لیے میڈم ماہین سے بچ کر کلاس روم میں جانا کوئی ی آسان نہیں وہ لیٹ آنے والے بچوں کو بہت سخت سزا دیتی تھی نور ڈرتے ڈرتے سکول میں داخل ہوتی ہیں آس پاس دیکھتی ہیں میڈم کہا ہے جب اسے میڈم نہیں دیکھتی تو تیز تیز چلتی کلاس روم کی طرف جاتی ہیں کیونکہ وہ

غلطی سے بھی میڈم سے نہیں ملنا چاہتی تھی 😝😝

جب وہ کلاس روم کے پاس پوچھتی ہیں تو وہ کلاس روم میں جھانک کر دیکھنے کی کوشش کرتی ٹیچر کیا کر رہی ہیں لیکن ٹیچر اسے دیکھ لیتی ہے نور کلاس میں آؤ نور معصوم سا چہرہ بنا کر بولتی mam may i come in ٹیچر اسے دیکھتی ہے اور بولتی ہیں آجاؤ ٹیچر پھر اسے بولتی کون سا بہانہ ہیں آج کا نور اب تو سال کا آخر ہے اب تو جلدی آیا کرؤ نور ٹیچر کو دیکھ کر بولتی ماما گھر نہیں ہیں ٹیچر نور کو دیکھتی اسے دیکھ کر لگ رہا تھا وہ ابھی رو دے گ ئی ٹیچر اسے بیٹھنے کا بولتی ہیں نور اللہ کا شکر کرتی ہیں اور اپنی جگہ پر جاتے ہی ردہ ہی جوتے پر اپنا جوتا مارتی ردہ اسے بولتی آتے ہی میری جوتی گندی کر دی نور اکٹنگ کرنے والے انداز میں بولتی میری جوتی گندی کر دی جیسے پہلے بہت صاف تھی ردہ کچھ بولنے ہی لگتی ہیں کہ ٹیچر بولتی نور تم نے آتے ہی شور کرنا شروع کر دیا ہیں نور بولی نہیں مامم

ٹیچر نور کو دیکھتی ہیں اور پھر پڑھانے لگ جاتی ہیں اور نور ردہ کو آنکھ مارتی ہیں اور پھر کتاب نکالتی ہیں 😳

آج بریک ٹائم نور ٹیچر کی نکل اتارنے میں لگی ہوئی سب کلاس فالو کو ہنسا رہی تھی اس کی عادت تھی روز کوئی نا کوئی نہیں بات کرنا اور سب کے ساتھ مزاق کرنا

پوری کلاس بولی نور فنز کس کی ٹیچر کس طرح سبق سنتی ہیں

نور پہلے بولی اب سب اپنی کتاب نکالوں اور بتاؤ ہم نے کل کیا پڑھا تھا ساتھ میں اپنے بال بھی پیچھے کرنے کی ایکٹنگ کر رہی تھی اور اسی ٹائم مام سدرہ اوپر سے آگئی نور وہی ٹیچر کے ٹیبل کے پاس کھڑی تھی اور ایکٹنگ کرنی میں مصروف تھی جب ایک دم پیچھے مڑی ٹیچر کو دیکھ کر اپنے بنچ پر آگئی ٹیچر سدرہ ریاضی کی ٹیچر تھی اور سدرہ مام کلاس روم میں آتے ہی بولی نور باز آجاؤ اور پھر مسکرائی اس وقت باریک ٹائم ختم ہو چکا تھا نور ٹیچر سدرہ کو بہت پسند کرتی تھی نور بات کو ٹالتے ہوئے

مام آج آپ بہت پیاری لگ رہی ہوں آپ پر یہ lipstick بہت پیاری لگ رہی

ہیں نور زیادہ تر ٹیچر کو اسی تر مسکے لگایا کرتی تھی مام سدرہ مسکراتے ہوئے بولتی ہیں

اب کتابیں نکالوں

آج سکول میں نور نے بہت مزے کیے نور اسی طرح سکول میں آ کر سب بھول جایا کرتی

تھی

آج اس کی امی کو گۓ دس دن ہو گۓ تھے اس کے ابو اس کی امی کو

ماننے گۓ تھے پر وہ نہیں آئی ی

اب نواز نور اور اپنے دونوں بیٹوں سے سے کہہ رہے تھے اپنی امی سے کال پر بات کرؤ اور

بولوں تم لوگ یاد کر رہے ہو اور بولنا ابو بول رہے ہیں کہ وہ اب آپ کو نہیں مارے

گۓ نور کو پتا تھا کہ امی آ گئی بھر کچھ دن بعد لڑئی ی ہونی پر نور اس

میں کچھ نہیں کر سکتی تھی

نور بولتی ابو آپ پھر امی کو مارے گۓ یہ بات سن کر پہلے نور کو تھپڑ پڑا اور

پھر اس کے گلے کو پکڑ لیا تم اتنی سی بچی ہو کر باپ کے سامنے بولتی ہو پھر نواز کچھ

سوچ کر اسے چھوڑ دیتے اور بولتے تمہاری امی کو کال ملا رہا ہو اور اسے بولوں تم لوگوں کے پاس واپس آجائے

احمد اور علی حیا سے بولتے امی آجاؤ نا ابو آئی ندہ نہیں مارے گے نور بھی بولتی امی plzzzz آجاؤ ہمیں آپ کی یاد آتی ہیں پھر ان کے ابو ان سے موبائل لے لیتا اور موبائل کان سے لگاتے ہوئے بولنے لگے

میں پہلے لینے آیا پر تم نہیں آئی اب تم اپنے بچوں کے لیے بھی نہیں آؤ گئی اور پھر کال کاٹ دی اور بچوں کو بولا اب رونا دھونا بند کرؤ

رات کے وقت نور کو اس کے ابو اسے اپنے کمرے میں بولاتے اور بولے میری پاؤں میں درد ہیں دباؤ نور ڈوپتا سہی کرتی ہیں ابو کے پاوں دبانے لگی نواز اسے دیکھتے ہوئے بولنے لگے احمد اور علی سو گئے ہیں نور بولی جی ابو سو گئے ہیں تم کیوں نہیں سوئی ابھی تک

وہ ابو نماز پڑھ رہی تھی نور پاوں بھی دبا رہی تھی اور سوالوں کا جواب بھی دے رہی تھی

نور تمہاری عمر کتنی ہو گئی

17سال

نواز بیٹھتے ہوئی ے اور نور کے ماتھے پر چھوٹے بالوں کو پیچھے کرتے ہوئے بولے تم بہت پیاری ہو

نور تم بہت پیاری ہو جب اس کے ابو نے یہ بولا تو نور کچھ جواب دے بنا بولی میں اب اپنے کمرے میں چلی جاؤ ویسے بھی صبح جلدی اٹھنا ہوتا ہو تو نواز صاحب بولے میں صبح اٹھادو گا ابھی یہی بیٹھو اور پھر اپنا موبائی ل اٹھتے ہوئے بولے کون سی مووی پسند ہیں ابو میں مووی نہیں دیکھتی نور جھوٹ بول رہی تھی نور ڈارمہ مووی سب بہت شوق سے دیکھتی تھی پھر نواز بولے نیا ڈارمہ آیا ہیں وہ دیکھتے ہیں پھر اپنے موبائی ل پر ڈارمہ لگا کر نور کو پاس بٹھالیا اب دیکھو نور پھر سے بولی ابو نیند آئی ی ہیں اپنے روم میں جاؤ اس پر نواز صاحب بولے آج میرے کمرے میں سو جاؤ نور ابو کو دیکھ کر بولی امی نے بولا اپنے کمرے میں سویا کرؤ اس پر نواز صاحب غصہ سے بولے میں تمہارا باپ ہو کھا نہیں جاؤ گا نور ابو کو غصہ میں دیکھ کر بیڈ پر لیٹ کر آنکھیں بند کرلی دس منٹ کے بعد نواز صاحب

بیدپرآگ ۓ اور نور کو دیکھنے لگے پھر کچھ وقت کے بعد نور کے ہاتھ پکڑ لیے نور کی آنکھیں کھل گ ئی ی اور نور ڈر گ ئی ی ابو ہاتھ چھوڑو لیکن اس وقت نواز میں شیطان حاوی تھا یا بھر حوس جو اپنی ہی بیٹی کو نہ پہنچان پاۓ ابو چھوڑو ابو اللہ کا نام ہیں چھوڑ دو ابو مجھے درد ہو رہا ہیں ابو آپ کو اللہ کا نام ہیں پر یہ حوس یا درندہ پن ایک معصوم کی زندگی کو برباد کر رہی تھی وہ بھی اپنی ہی بیٹی کی _________________________ 🙂

🙂🙂

ایک باپ پر جو بھروسہ تھا ختم شد 😑

جب درندہ صفت نواز کی بھوک حوس کم ہوئی ی یا شاہد ہوس میں آۓ تو نور کو چھوڑ کر بولتے دفعہ ہو جاؤ اپنے کمرے میں

پھر اپنے بیدپر سکون سے سو گ ۓ

نور بوجھل ہوتے قدموں سے نواز کے کمرے سے نکلی اور اپنے کمرے میں آتے ہوۓ آنکھوں میں آنسو لیے سو سوالوں سے گری ہوئی تھی

یہ سچ میں میرے ہی ابو ہیں 🙂

مجھے کس غلطی کی سزا ملی 🙂

"بہتر نہیں تھا یہ سب دیکھنے سے پہلے مر جاتی 🙂🙃"

پھر اپنے کمرے میں آنے کے بعد یقین کرنے لگی یہ کوئی ی برا خواب تو نہیں

پھر یہ سب سچ ہیں سوچنے کے بعد اپنے بیڈ کے ساتھ ٹیک لگا کر بیٹھ گئی اور اس سب میں اپنا قصور ڈھونڈتی رہی

پھر تڑپ کر بولی اللہ آپ تو سب جانتے ہیں کیوں کیا ایسا میں ان کی بیٹی نہیں ہو 😭😭

پھر تڑپ سے بولی امی آپ آجاؤ نا 😭😭😭😭😭😭😭😭😭😭😭

😭😭😭😭😭😭😭😭😭😭😭

میں کیوں زندہ ہو میں کیوں زندہ ہو اپنے آپ سے ہی سوال کر رہی تھی

آج وہ بہت روئی ی تھی اس نے ایک کتاب میں پڑھا تھا صبر کرنے والوں کو اللہ پسند کرتا ہیں اسی وجہ سے آج تک ابو کی مار پر صبر کر رہی تھی پر آج

اس کے صبر کاامتحان تھاجو وہ ہار کر رو رہی تھی آج اس نے رو کر اپنی ہر تکلف کو یاد کیا تھا آج رات اس نے رو کر ہی گزاری تھی جب رو رو کر تھک گ ئی تو خالی آنکھوں سے ایک طرف دیکھنے لگ ئی اور اپنا بچپن کو یاد کرنے لگ ئی جب وہ بولا کرتی تھی امی بڑے ہو کر وہ سب سہی کر دے گ ئی ی

پر 😭😭

اسے پتا نہیں کتنا وقت ہو گیا تھا وہی اسی پوزشن میں بیٹھے پر آج اسے اپنی ساری زندگی کا رونا تھا بچپن سے اب تک اس اور اس کے بھائی ی اور امی کے ساتھ کس خاص اچھا نہیں ہوا تھا پر اب تو اس کے ساتھ قیامت گزری تھی

آذان کی آواز سے وہ چونکی اور سوچا صبح بھی ہو گ ئی ہیں اور پھر وضو کرنے کے لیے اٹھی باتھ میں جا کر بار بار ہاتھ دھونے لگی پھر فوارہ چلا کر خود کو صاف کرنے لگے جیسے کوئی ی کیچڑ اس پر لگا ہو کافی ٹائ م خود کو اسی طرح ملتی رہی صاف کرتی رہی پر اسے لگ رہا تھا جسے کسی کے ہاتھ اس پر جم گ ئے ہیں جو اتر ہی نہیں رہے پھر جب تھک گ ئی رونے لگی اور پھر

وردی ڈال کر نماز پڑنے لگے جب دعا ماگنے کی باری آئی ی تو ہاتھ دعا کے لیے اٹھا کر سوچنے لگی کیا بات کرؤ کیا بولوں جب کچھ سمنجھ نہیں آیا تو دل میں بولی

میں توآپ کا خون تھی ناپھر آپ نے ایسا کیوں کیا

آپ کوڈر نہیں لگامیں آپ کی شکایت اللہ سے کردوگ ئی

اور پھر آٹھ کھڑی ہوئی ی

پوری رات رونی کی وجہ سے سر میں بہت درد ہورہی تھی اوراس کا جسم ٹوٹ رہا تھا پھر بھی بھائیوں کو اٹھا کر روٹی بنا کر دی علی بولا آپی آپ روئی ہیں آپ کی آنکھیں سوجی ہوئی ی ہیں نور بولی نہیں لیکن اس وقت بھی نور کی آنکھوں کے کنارو سے آنسو نکلے جسے اس نے بے دردی سے صاف کردیے علی بولا آپی رونا امی آجائے گ ئی

علی ناسمنجھ

سمنجھ رہا تھا آپی امی کے لیے رو رہی ہیں

نور بولی سہی کھانا کھاؤ لیٹ ہو جائے گ ئی

نواز ابھی بھی سو رہا تھا

احمد اور علی کو کھانا کھالنے کے بعد نور بھوکے پیٹ ہی بیگ پکڑ کر گھر سے باہر نکل آئی ی

اور باہر نکل کر گھر کی طرف دیکھ کر سوچنے لگی یہ گھر ہیں یا قید خانہ اور پھر اپنی ہی بات کو

غلط بولتے ہوئے بولی قید خانہ اس گھر سے اچھے ہوگے اور پھر سکول کی

طرف چل دی

نور آج سکول ٹائی یم سے گ ئی تھی اور پھر اس نے کلاس روم میں جاکر

بیگ رکھ کر اس پر سر رکھ لیا ردہ آج حیران تھی نا نور نے سلام کیا نا

کوئی ی ن ئی ی شرارت کی ردہ نور کو اس طرح بیٹھے دیکھ کر بولی کچھ ہوا

ہیں پریشان ہو کیا ہوا تمھیں ۔ نور ردہ کو دیکھ کر پھر بیگ پر سر رکھ لیا اور

روتی ہوئی ی آواز میں بولی کچھ نہیں جس کی وجہ سے ردہ اور پریشان

ہوگئی تھی تم پریشان ہو مجھے پتا ہیں یہ الگ بات ہیں تم مجھے بتانا نہیں چاہتی میں تمہیں کتنے وقت سے جانتی ہو کبھی ایسا نہیں کیا

نور پھر بولی آج سر میں بہت درد ہے اور پھر مشکل سے مسکراتے ہوئے بولی مجھ ڈھیٹ کو کچھ ہو سکتا ہیں

")سہہ کر مسکرادینا آفرین اذیت ہے، کچھ اذیتیں بھی بڑی پر سکون ہوتی ہیں 🙂 *..

🔥")

ادر دیکھاؤ بخار تو نہیں ہیں ردہ اس کا ہاتھ پکڑتے ہوئے بولی نور تمہیں تو سچ میں بہت تیز بخار ہیں تم پاگل آج سکول نا آتی تو کوئی پریشانی نہیں آجانی تھی چلو میں میم سے بول کر تمہارے گھر کال کرواتی ہو وہ آکر تمہیں لے جائے

نور ردہ سے ہاتھ چھڑواتے ہوئے بولی وووہ گھر کوئی نہیں ہے اور مجھے ابھی گھر نہیں جانا نور ڈرتے ہوئے بولے جیسے وہ ابھی پہنچ جائے گئی

کہاہیں سب ردہ نے پہنچا

وووہ سببببببب نانوں گھر وہاں امی ملنے گئی نا تو ابو بھی وہی اور مجھے ابھی گھر نہیں جانا

تم پاگل ہو سارا دل بخار میں یہاں کیسے بیٹھو گ ئی ی چلو میم سے بول کر گلز ریسٹ روم میں جاکر آرام کر لو اور ان سے بول کر دوائی ی بھی لے لیے گ ئے

پھر وہ نور کو ساتھ لے کر ٹیچر کے پاس چلی جاتی ہیں اور وہ اسے ریسٹ روم میں لے جاتی ہیں

ویسے انکل یہ اوپر کمرا کب تک مکمل ہو گا آپ کو پتا ہیں یہ جب مکمل ہو جائے گا اس کمرے میں میں رہو گ ئی اور کسی کو اس کمرے میں نہیں آنے دو گ ئی

اچھا بیٹا یہ بتاؤ سب کہا ہیں

ماما نیچے کھانا بنا رہی ہیں اور نانوں امی کمرے میں سو رہی ہیں اور بھائی ی باہر کھیلنے گ ئے ہیں پاپا فوج کے پاس گ ئے ہوئے ہیں میں بور ہو رہی تھی تو اوپر آ گ ئی

نور یہ سب بولتے ہوئے بہت معصوم لگ رہی تھی اس وقت تھی بھی دس سال کی پری

اچھا بیٹا یہاں آنا

جی انکل

تمہیں ایک بات بولوں تم کسی کو نہیں بتاؤ گ ئی نا وعدہ کرؤ

جی وعدہ پکا والا اور میں آپ کو بتادو ماما بولتی وعدہ کبھی نہیں توڑنا چاہی ئے

اچھی بات ہیں ہونٹ پر کیا لگاتی ہو

کچھ نہیں انکل

نور تمہارے ہونٹ بہت پیارے ہیں ہاتھ لگانے دینا بہت نرم ہیں

اوپر سے نانوں امی آگ ئی کیا کر رہے ہو نور یہاں آؤ

نانوں امی اس آدمی کو آنکھیں دیکھا کر نور کو نیچے لے جاتی ہیں اور بولتی ہیں میرا بیٹا وہ

تمہیں نقصان پہنچا سکتا تھا پر نانوں جی اس نے میری تعریف کی ہیں

چلو میں تمہیں کچھ باتیں سمجھاتی ہو اس پر عمل کرنا پہلی بات کسی بھی لڑکے پر بھروسہ

نہیں کرنا اور جب بھی آپ کو کوئی ی بول ئے تو نا جانا اور ایسے ہی کسی لڑکے

پاس کھڑے نہیں ہو جاتے

نانوں جی میں بھائی اور ابو سے بھی دور رہوں

نانوں ہنس کر بولی نہیں پاگل وہ اپنے ہیں میں انجان لوگوں کی بات کر رہی ان لوگوں سے

دور رہوں جن سے آپ کا کوئی رشتہ نہ ہو اب جو بولا اس کو اچھے سے سمجھ لو جی

نانوں جیییییمییی 😁😁😁

نور آٹھو سکول سے چھٹی ہو گ ئی ہیں نور آٹھو سکول سے چھٹی ہو گ ئی ہیں

درہ نور کو اٹھا رہی تھی جو صبح سے سو رہی تھی اور اسے اپنے بچپن کی باتیں یاد آ رہی تھی

تمہیں تو ابھی تک بخار ہیں چلو آج میں تمہیں گھر چھوڑ دیتی ہو

ردہ مجھے امی سے بات کرنی ہیں میڈم سے بولوں ناکہ میرے ماما سے کال پر بات کروا دے

اچھا میں بولتی ہو میڈم سے پر اب تم اٹھو

ردہ میڈم کے پاس جا کر بولتی ہیں میم نور کو بخار ہیں اور وہ اپنی امی سے کال پر بات کرنا چاہتی ہیں میم بولتی ہیں اوکے پر اسے بولنا جلدی بات کر لینا مجھے گھر بھی جانا ہیں جی میم

پھر وہ موبائل لے کر نور کے پاس آگ ئی اور بولی جلدی بات کر لو پھر میں تمہیں گھر چھوڑ دو گ ئی وین باہر کھڑی ہیں

نور موبائل لے کر اپنی امی کا نمبر ملاتی ہیں اور دو رنگ کے بعد ہی کال اٹھا لی گ ئی تھی حیا بولتی ہیں کون؟

ماماووووہ

آج میں نے اپنے بھائی ی کو بولا ایک مرد بنا بہت مشکل ہوتا ہیں وہ مجھے دیکھ کر ہنسنے لگا اور بولا وہ کیسے ایک مرد پر بہت سی زمہ داری ہوتی ہیں ایک اچھے بھائی بنے کی بیٹا بنے کی باپ بنے کی اور اچھا شوہر بنے کی

اسے ایک ساتھ بہت سی عورتوں کی ذمہ داری اٹھانی ہوتی ہیں اور اسے ہر جگہ ان کا مظبوط سہارا بنا ہوتا ہیں اگر وہ یہ سب نہیں کر پاتا اسے باتیں سنی پرتی ہیں ایک عورت کو اتنے زیادہ سہارے دیے جاتے ہیں پر آج کی دنیا میں وہ سہارے بوجھ بن رہے ہے صرف اسی وجہ سے عورت کی زندگی مشکل لگتی

میں یہ نہیں بول رہی مرد سب برے ہی ہوتے ہیں نہیں بہت سے اچھے مرد بھی ہوتے ہیں ایک دو لوگ ہی مرد یا عورت بری دیکھ کر نا بولوں عورت زات بری یا مرد زات بری ہیں

ماماوہ نور بہت ہمت کر کے بولتی ہیں

ماما وہ آپ کب آرہی ہیں مجھے نہیں پتا آپ آآآجاؤ نا

ماماااااااااانور سسکی لیتے ہوئے بولتی ہیں

نور بیٹا کچھ ہوا ہیں کیوں رو رہی ہو

نور کچھ بولنے لگتی ہیں پر پاس کھڑی دوست کو دیکھتی ہیں

اور چپ کر جاتی ہیں

نور بیٹا بولوں نا مجھے پوری رات نیند نہیں آئی ی پتا نہیں کیوں مجھے بس بار بار

تمہارا خیال آتا رہا ہیں بہت بے چینی سی رہی ہیں اب تم رو رہی ہو کیا ہوا

ہیں بہت پیار سے حیا اپنی بیٹی سے پوچھ رہی تھی ساتھ میں فکر مند بھی

تھی

ممم ماما آپ آجاؤ میں سب بتا دو گئی اگر آج آپ نا آئی تو میں مر جاؤ

گئی

نورررر تھوڑے غصہ اور دبی دبی لہجے میں حیا بولی

تم جانتی ہو خود کشی حرام ہیں اور اللہ انسان کو اس لیے آزمائش میں ڈالتا ہیں کہ وہ دیکھ سکے

انسان اس آزمائش میں کیا کرتا ہیں اور تم اللہ سے کبھی نا امید نا ہو نا وہ ہمیشہ تمہارے ساتھ

ہیں اور پھر تھوڑا پیار سے سمجھانے والے لہجے میں بولی میری جان میرا بیٹا نور دوبارہ کبھی

ایسا سوچنا بھی نا

اور میں آج شام تک آجاؤ گ ئی

نور ایک بڑی سی سانس لیتی ہیں پھر بولی جی ماما

ردہ جو یہ سب دیکھ رہی تھی حیرت سے بولی نور تمہیں کوئی ی پریشانی ہیں اور تمہاری

امی کہا ہیں

نور کچھ بولے بنا ردہ کو موبائ ل پکڑا دیتی ہیں اور انکھیں بند کر لیتی ہیں جیسے

بول رہی ہو مجھے کچھ نہیں بتانا

ردہ چپ کر کے موبائ ل میم کو دینے چلی جاتی ہیں

چلو نور تمہیں تمہارے گھر چھوڑ دیتی ہو

ہمم

نور ردہ کے ساتھ ساتھ چلتے اس کی وین پر بیٹھ گ ئی

بھائی ی پہلے اسے گھر چھوڑنا ہیں اسے بخار ہیں اس وجہ سے میرے ساتھ

آرہی ہیں پھر بعد میں ہم باقی کو چھوڑ دینا

اچھا یہ بتاؤ اس کا گھر کہا ہیں سادہ سے لہجے میں بولے

ردہ نے راستہ بتایا اسے نور کے گھر پتا تھا کیونکہ وہ ایک دو بار نور کے گھر گ ئی

تھی وین میں تین لڑکیاں اور بیٹھی ہوئی ی تھی وہ ایک دوسرے سے باتیں

کر رہی تھی پر نور نے خاموشی سے سفر گزارہ

تمہارا گھر آگیا ہیں ردہ نے نور کو بولا جو کس سوچ میں گم تھی اور وہ اس کی بات سے چونکی

تھی

وہ گھر نہیں جانا چاہتی تھی لیکن پھر بھی بوجھل قدموں سے اتری اور ردہ کو یا کسی کو بھی

خدا حافظ بولے بنا گھر چلی گ ئی جیسے جیسے وہ گھر جارہی اس میں ڈر کی لہر

بڑھتی گ ئی

وہ جیسے ٹی وی لاونج میں داخل ہوئی ی تو سامنے احمد علی اور اس کے ابو نواز بیٹھے

ہوئے تھے وہ نواز کو دیکھ کر اور ڈر گ ئی اور اس کے پاؤں نے چلنے

سے انکار کر دیا پر پھر بھی وہ آہستہ آہستہ اپنے کمرے کی طرف بڑھنے لگ ئی

نور کو دیکھ کر نواز بولے آج میں بازار سے کھانا لایا ہو آ کر کھالو

نور نے ٹیبل کی طرف دیکھا جہاں اس کے بھائی اور ابو بیٹھے تھے ان سب کو دیکھ کر بولی مجھے بھوک نہیں اور پھر وہ اپنے کمرے میں چلی گئی

نواز اس کے کمرے میں گئے اور بولے اتنے نکھرے کس بات کے

جسے کچھ ہو ہی نا ہو

نور بس اس وقت اس کا منہ دیکھ کر رہ گئی جس نے اسے رات کو ازیت دی جس نے اسے بتا دیا موت بہتر ہیں ایسی زندگی سے اور وہ ایسے بات کر رہا جیسے اس نے کوئی گناہ کیا ہی نا ہو نور کے چہرے پر اب تنزیا مسکراہت آئی اور اس نے سوالی نظروں سے اپنے باپ کو دیکھا جیسے بولا ہو کچھ نہیں ہوا کیا

")دفن ہیں مجھ میں میری رونقیں،

اُجڑ کر جو بستا ہے وہ شہر ہوں میں("!...

اس طرح سے نور کا دیکھنا نواز کو غصہ ڈلا گیا اور اس نے نور کی گردن پر ہاتھ رکھ کر دبانے لگ گئے اور نور کو اس کی امید نہیں تھی اور جب سانس بند ہونے لگا تو وہ اس مظبوط ہاتھوں سے اپنی گردن چھڑوانے لگ گئی اس کی آنکھوں سے گرم پانی

نکل پڑا اسے لگا اب بس وہ مر جائے گ ئی

لیکن تھوڑی ہی دیر میں اس کی گردن چھوڑدی گ ئی اور وہ بڑی طرح کھاسنے لگ ئی

اور نواز برائے نام نور کے ابو بولے رات میں جو ہوا اس میں صرف تمہاری غلطی ہیں نا تم ہوتی نا یہ سب ہوتا تم نے مجھے مائی ل کیا میں بے قصور ہو تم مجرم ہو اس سب کی وہ سفاوق آدمی سوچ بھی نہیں رہا تھا وہ اسے اپنے الفاظ سے مار رہا ہیں پہلے تو بس روح تک چوٹ تھی اب اس کو خود سے نفرت ہونے لگی تھی وہ نواز یہ سب بول کر جا چکا تھا پڑ وہ جو پہلے خود کو مظلوم سمجھ رہی تھی اب خود سے نفرت اور حکارت محسوس کر رہی تھی

اور پھر بھاری ہوتے وجود کو اٹھا کر چھت کو چلی گ ئی اور دیوار پر چڑ گ ئی اور آنکھیں بند کرلی

نور آنکھیں بند کر کے کبھی امی کی بات سوچ رہی بیٹا نور خودکشی حرام ہیں کبھی برائے نام ابو کی بات یاد کر رہی اس میں ساری غلطی تمہاری ہیں

نور کی آنکھوں سے آنسو ٹوٹ کر گر رہے تھے اور سسکیاں لیتی نور یہ برداشت نہیں کر پا رہی تھی اس میں اس کی غلطی ہیں

پھر اچانک سے اس کے دماغ میں سوال آیا اس نے کیسے مائل کیا اس نے ایسا کیا کیے جس سے وہ مائل ہوئے کیا وہ میرے ابو ہیں ؟؟

اور پھر آزان کی آواز سے چونک گئی پھر سوچنے لگ ئی میں ظہر کی نماز بھول گئی

مجھے تو مشکل وقت میں اللہ تعالی کو یاد کرنا چاہیے تھا میں کیا کر رہی ہو

پھر خود کو بھلا برا سنانے لگ ئی

پھر ایک دم سے دل نے جیسے سکون کا سانس لیے لیا جیسے کسی نے اس پر سکون کا دم کر دیا ہو اور وہ چھت کی دیوار سے اتر کر اپنے کمرے کی طرف چل پڑی اور باتھ میں جا کر وضو کر کے نماز پڑھی اور پھر نفل پڑھنے لگ گئی پھر دعا کے لیے ہاتھ اٹھا کر رونے لگ ئی

بولنے لگی اللہ مجھے پتا ہے آپ کو سب پتا ہیں میرے اندر کون سی آگ جل رہی ہیں

پر میرے دل کو سکون دینے والے اللہ تعالی آپ ہو

اتنا سب ہونے کے بعد بھی اگر دل میں سکون ہے یہ سب آپ کا ہی کمال ہے ورنہ تو میرا دل پھٹ جاتا

میں دعا مانگنے کے آداب نہیں جانتی

نور نے سسکی لی اور روتے ہوئے بولی

پر میرے اللہ تو تو گناہ گار کی بھی دعا سنتا ہے تیرے سامنے ایک فقیرنی جھولی پھلائی بیٹھی ہیں میری مشکل حل کر دے نور کافی دیر اسے ہی نماز پر بیٹھی رہی

پھر باہر سے احمد اور علی کی آواز سنی امی آگ ئی ان کی آواز میں خوشی صاف نظر آرہی تھی نور ج ئے نماز بند کر کے بھاگ کر باہر نکلی اور حیا کو دیکھ کر بولی امی اور گلے لگ گ ئی

اس وقت نواز کہی باہر گیا ہوا تھا

تینوں بہن بھائی ی امی کو دیکھ کر خوش تھے

حیا نے جب نور کے ہاتھ اور ماتھے پر ہاتھ رکھ کر چک کیا تو پریشان ہو کر بولی نور تمہیں تو بخار ہیں اس پر علی

بولا امی نور صبح سے رو رہی ہیں اس نے کچھ کھایا بھی نہیں ہے

حیانے نور کو سوالیاں نظروں سے دیکھا اور بولا بھائی سچ بول رہا اور پھر پیار سے بولی نور

میری جان کچھ ہوا ہیں

ووووہ ماماپپ پپ پاپانے

پھر کچھ بولنے ہی والی تھی کے اوپر سے نواز آگیا اور وہ حیا کو دیکھ کر حیران ہوا تھا اور شاہد

پریشان بھی

اور بولا حیا تم کب آئی

میں ابھی ہی آئی ہو اور میں اپنے بچوں کے لیے آئی ہو

اور آتے ہی دیکھ لیا تم نے بچوں کا کیسا خیال رکھا ہیں

نواز پریشان ہوتے بولا کیا مطلب

یہی کہ نور کو بخار ہیں اور ابھی تک ڈاکٹر کو نہیں بولا یا

نواز نے سکھ کی سانس لیتے ہوا بولا میں ڈاکٹر کو بولا کر لاتا ہو بس

اور نواز بے فکری سے گھر سے نکل گیا اور سوچا جس نے ابھی تک کچھ نہیں بتایا اور بعد میں

کیا بتائے گئی ویسے بھی نور مجھ سے بہت ڈرتی ہیں اور پھر خباست سا

مسکرایا

دوسری طرف نور کو اس کی امی کمرے میں لے جاتی ہیں اور بولی کیا کھاؤ گ ئی

میں تمہاری پسندیدہ کریسو سوایا بناتی ہو اور اس میں کسٹڈ ڈال دو گ ئی مجھے پتا ہے

تمہیں یہ بہت پسند ہیں

جی امی

نور بہت خوش تھی اس کی امی واپس آگ ئی پہلے بھی 😒😒 جاتی تھی پر پہلے کبھی

ایسا تو نہیں ہوا تھا

تھوڑی دیر بعد نواز ڈاکٹر کو لے آیا تھا

ڈاکٹر نور کو دیکھ کر بولا موسم کی وجہ سے بخار ہو جاتا ہیں آپ فکر مند نا ہو بس بہت کمزوری

ہیں اسے دوائی ی لکھ کر دے دیتا ہو لیے لینا

اور اللہ حافظ بولتے چلے گ ئے

نواز ڈاکٹر کو چھونے باہر تک گ ئے اور پھر بے فکر کمرے کمرے میں چلے

گ ئے حیا نے نور کے لیا کھانا تیار کیا اور نور کو دیا اور پھر گھر کو بکھڑا

دیکھ کر سمیٹنے لگ گ ئی اور نور سکون سے سو گ ئی

حیا کو ایک بات بہت پریشان کر رہی تھی نور کیا بولنا چاہتی تھی اور نواز کو دیکھ کر چپ کیوں

کرگ ئی حیا نے رات کو نور سے پوچھنے کا سوچا آج حیا بہت تھک گ ئی تھی ایک وہ سفر سے آئی ی تھی دوسرا گھر کے کام

رات کو کھانا بناتے ہوئے نواز نے حیا سے پوچھا نور نے تمہیں کچھ بولا ہیں تو

حیا سوچتے ہوئے بولی کیوں کچھ بولنا چاہیے تھا

نن نہیں بس ویسے پوچھ رہا تھا کہ نور بہت پریشان تھی تو میں نے سوچا اپنی پریشانی کی وجہ تمہیں بتائی ی ہو گ ئی

حیا بس ہمم کر گ ئی

اچھا سونا حیا میں ویسے ہی غلطی سے تم پر ہاتھ اٹھا بیٹھتا ہو مجھے معاف کر دو یہ آخری بار ہیں

حیا کو پتا تھا یہ ہر بار ایسا ہی کرتے ہے اور پھر اسی طرح معافی مانگ لیتے ہیں حیا معاف کر دیتی تھی کیونکہ اس کے باپ نے دوسری شادی کی ہوئی ی تھی اور بھائی ی وہی بیوی کی بات مانتے تھے زیادہ دیر ان کے گھر رہتی بھی تو کیسے نا بھائیوں نے کبھی سوال کیا میری بہن کو کیوں مارا ان بھائیوں نے کبھی اپنے فرض پورے کیے ہی نہیں تھے اور جن کے باپ بھائی ی اسے ہوتے تو ایک بہن بیٹی کو سارے درد سہنے پڑتے جو بھی ہو

حیاسب کو کھانا کھلا کر نور کے کمرے میں آگ ئی اس نے نواز کو بتا دیا تھا نور بیمار

ہیں تو وہ اس کے ساتھ سوئی گ ئی

نور اب بخار کیسا ہیں

اااامی دروازہ لوک کر دو کوئی ی آجائے گا

نور کچھ ہوا ہیں کسی نے کچھ بولا ہیں حیا حیرت اور فکر سے بولی

اامی پپ پہلے دراوزہ لوک کلکرو نا نور روتے ہوئے اور آہستہ آواز میں بولی

ٹھیک ہے حیا بے حد حیرت سے بولی

اور پھر دروازہ بند کر کے نور کے پاس آکر بیٹھ گ ئی

بولوں کیا ہوا ہیں

نور سوچتے ہوئے کیسے بتانا ہیں کیا بتانا ہیں پھر کچھ سمجھ میں نا آتے ہوئے

بولی ماما پاپا بہت برے ہیں

"بہت" پر زور دیتے ہوئے بولی ان نے میرے ساتھ ۔۔۔ نور اتنا ہی بول

کر رونے لگ ئی

حیا نور کی آنکھوں میں دیکھ کر بولی

وہی بول رہی ہو نا جو میں سمجھ رہی ہو آج وہ بات سچ ہوئی تھی ماں بیٹی کا اشارہ بھی سمجھ لیتی ہیں

نور نے پہلے سر ہلایا اور پھر بولی ابو نے میرے ساتھ۔۔۔اتنا ہی بولا تھا کہ حیا نے روتے ہوئے بولا چپ

حیا کا اس وقت دل پھٹ رہا تھا

اچانک خیال آیا میں شاہد غلط سوچ رہی ہو باپ نام تو بہت پاک نام ہیں

حیا سوچ کر بولی نور تم مجھے بتاؤ کیا بول رہی تھی

نور ڈرتی ہوئی ی بولی ابو نے میرے کپڑے بنا جسم۔۔۔

نور کیا بول رہی تھی اسے سمجھ نہیں آرہا تھا اسے نہیں پتا تھا کیسے بتانا ہیں پر بتانے کی کوشش کر رہی تھی

اور حیا اس کے آدھے آدھوے سمجھ گ ئی تھی

یہ سوچ کر باپ ایسے بھی ہوتے ہیں رو پڑی

کافی ٹائی م نور اور حیا گلے لگے روتے رہے پھر حیا نے نور کو سونے کا بول دیا اور بولی بے فکر سو جاؤ میں ہمیشہ تمہارے ساتھ ہو ہر آزمائش میں ہر

جگہ

نور تو روتے روتے سو گ ئی

پر حیا نماز پر بیٹھی رو رہی اور بولی اللہ میری معصوم بیٹی پر اتنی بڑی آزمائش

باپ تو محافظ ہوتے ہیں نا تو اللہ میری بیٹی کا تو باپ پر سے بھروسہ اٹھ گیا

یہ کیا کر دیا اس درندے نے

میں اس بھروسہ سے جاتی تھی پیچھے اس کا باپ ہے لیکن 😭😭😭😭😭😭😭

اللہ اتنی بڑی آزمائ ش

پھر کچھ خیال آنے پر بولنے لگی میں شاہد غلط سمجھ رہی ہو گ ئی نور سے صبح پھر

تفسیل سے پوچھتی ہو

پھر بولی اگر یہ سب سچ ہے تو 😭😭😭😭

میری بیٹی

اللہ میں کیا کرو

"""((((اے انسان ایک گناہ کرتے ہو اوپر سے 😒😒

واہ

😒😒کیا کمال کی اداکاری کرتے ہو)))))"""

امی مجھے چھوڑ کر نا جائے میں مر جاؤ گ ئی اللہ کا واسطہ ہیں امی میں آپ سے بہت پیار کرتی ہو امی جی ابو بہت گندے مجھے مار دے گ ئے

میں مر جاؤ گ ئی

نور حیا کے پاؤں پکڑ رہی تھی پر وہ جانے پر باذد تھی

نور تڑپ رہی تھی پر پھر بھی حیا نے اپنی جان چھڑواتے ہوئے غصہ سے نور کو پیچھے دیکھاہ دیا تو نور زور زور سے چیخنے لگ گ ئی اور حیا کے جاتے ہی خود بھی گھر سے نکل کر ایک طرف چلنے لگ گ ئی

شام کا وقت تھا اور وہ چلتے چلتے سمندر کے پاس پونچھ گ ئی تھی اور وہاں بیٹھ کر رونے لگ گ ئی

جئے نماز پر بیٹھی حیا نور کی سسکیاں دیکھ کر اسکے پاس گئی

نور اٹھو کیوں رو رہی ہو نور بیٹا کیا ہوا نوررررنور

حیا نور کو اٹھا رہی تھی جو خواب میں رو رہی تھی شاہد سسکیاں لے رہی تھی

جو اس کی ماں دیکھ کر پریشان ہو گئی

نور نے آنکھیں کھولی تو ماما کو دیکھ کر اسے سکون ہوا کہ اس کی امی اس کے پاس ہیں

نور اٹھتے ہی حیا کو چمٹ گئے

اور بولنے لگئی آپ کہی نا جانا

plzzzz i love you mama

میں کہی نہیں جا رہی میں تمہارے ساتھ ہو ہمیشہ اور رونا بند کرؤ دوبارہ نا رونا

امی میں نے دیکھا آپ مجھے چھوڑ کر چلی گئی ہو اور میں اکیلی رہ گئی اور پھر

ایک سسکی لی

حیا نور کو گلے لگاتے بولی وہ خواب جھوٹا تھا اور دوبارہ کبھی نا سوچنا میں تمہیں چھوڑ کر چلی

گئی ایسا تو میں سوچ بھی نہیں سکتی

ہمم نور صرف اتنا بول کر سسکی لی

اچھا نور ایک بات تو بتاؤ نواز نے تمہارے ساتھ پھر تھوڑا رک کر بولی مجھے تم پر یقین ہیں پر میں اس لیے پوچھ رہی کہ جو میں سمجھ رہی وہ سہی ہیں یا کچھ اور

پھر بولی نور تم مجھے تفسیل میں نہیں پر تھوڑا سا بتاؤ گ ئی

ماما

پھر نور بتاتی ہیں کیا کیا ہوا تھا وہ چیخی روئی ی پر اس کے ابو کو رحم نہیں آیا پھر ان نے اس کو کمرے سے نکال دیا اور وہ کمرے میں آکر رونے لگ گ ئی

حیا یہ سب سن بھی رہی تھی اور ساتھ میں اس کا دل پھٹ رہا تھا اور اس کی آنکھیں لال ہو رہی تھی اس میں سے نمکین پانی رک نہیں رہا تھا وہ اپنی بیٹی کے سامنے مظبوط بننے کے لیے بار بار اپنی آنکھیں صاف کر رہی تھی

حیا نے نور کو پھر باتوں سے تسلی دے کر سولا دیا پھر خود بھی لیٹ گ ئی خیالوں میں گم کب آنکھیں لگ گ ئی پتا ہی نہیں لگا

صبح اٹھتے پہلے نور اور حیا نے نماز پڑھی

پھر نور کا بخار کچھ کم تو تھا پر وہ بہت کمزوری محسوس کر رہی تھی تو پھر سو گ ئی پر حیا

قرآن پڑھنے لگ گ ئی پھر کیچن میں کھانا بنانے لگ گ ئی علی اور احمد اتنے میں آٹھ گ ےئ اور منہ ہاتھ دھو کر کھانا کھانے کے لیے آگ ےئ

ماما یہ علی کو سمجھالے بار بار میری کلاس میں نا آیا کرے میرے کلاس کے بچے میرا مزاق بناتے بولتے ہیں احمد کا بیٹا آگیا روز خود لڑکوں کو انگلی دیتا ہیں اور لڑتا ہیں اور روتے ہوئے میرے پاس آجاتا اسے سمجھائے لڑئی ی کیا ہی نا کرئے تو وہ لڑکوں کا دماغ تھوڑے خراب جو اسے کچھ کہے

علی اپنی صفائی ی دیتے ہوئے بولا میں روز نہیں آتا ماما بولوں میں کیوں کسی سے لڑائی ی کرؤ گا

ماما بولوں

حیا جو اپنی سوچوں میں کھڑی تھی علی کے بولانے پر چونکی

پھر بولی ہر وقت لڑائی ی نا کرتے رہا کرؤ اور پھر توئے کو دیکھا جس پر روٹی جل چکی تھی

پھر اس روٹی کو اتار کر اپنے بیٹوں کو سہی روٹی بنا دی وہ پھر وردی ڈال کر اور پھر سکول چلے گ ےئ

اتنے میں نواز اٹھ کر اپنے کمرے سے باہر آیا اور بولا کھانا تیار ہے

پر حیا نے کوئی جواب نہیں دیا جس وجہ سے نواز کچن میں آگیا

بیگم میں پوچھ رہا ہو کھانا تیار ہے

حیا صرف ہمم کر کے کھانا دیا اور خود کچین سے باہر آگئی جس پر نواز کو عجیب لگا

کھانا کھا کر

پھر حیا کے پاس آیا اور پوچھا نور کا کیا حال ہیں

حیا بولی ٹھیک ہے بس یہ ہی بول کر چپ ہو گئی

چلو میں نور کو خود دیکھ کر آتا ہو

یہ سن کر حیا کو غصہ آگیا کیوں دیکھنا چاہتے ہیں نور کو

نواز پریشان اور حیران ہوتے ہوا بولا کیونکہ وہ میری بیٹی ہیں

حیا کا پارہ ہائی ہونے لگا اچھا تو بیٹی تھی تو بیٹی کے ساتھ اسے کرتے ہیں

نواز سمجھ گیا تھا کیا بات کر رہی ہیں اور اسے پتا تھا نور نے سب بتا دیا ہونا ہے پر پھر بھی

انجان بنتے ہوئے پوچھا میں نے کیا کیا ہے؟؟؟

انجان نا بن مجھے درد دے کر""""

😞''''تونے جو حال کیاہےااسے تو دشمن بھی نہیں کرتے 😞

حیاچیختے ہوئے بولی میری بیٹی کی زندگی برباد کردی ہےاس کاباپ نام سے بھروسہ ختم کر دیاہیں ایساتوسوتلے باپ بھی نہں کرتےاور مجھ سے پوچھ رہے ہو کیا کیاہیں تم نے

نور کمرے میں یہ سب سن رہی تھی پر ڈر کے مارے کمرے میں ہی تھی

کیااب اپنے زخم کھول کر دیکھاؤ ''''😢😢

کیاٹوٹ کیاہے دل میں

بھروسہ یقین مان

😣😣''''وہ سب جواپنا سمجھ کر تم پر تھا

کیابکواس کررہی ہو تھوڑااونچی اور سخت آواز میں بولا

حیابھی تھوڑااورزیادہ چیختے ہوئے بولی جو تم نے سنا مجھے نور نے سب بتا دیا ہیں

اے انسان ایک گناہ کرتے ہواوپر سے 😒😒

واہ

😒😒کیا کمال کی اداکاری کرتے ہو

اَلسَلامُ عَلَیکُم

))سہ کر چپ ہو جانا بھی گناہ ہے(((

مجھے نور نے سب بتادیا ہے

کیسے باپ ہو تم سے اچھے جانور ہوتے

حیا شاید غصہ اور افسوس سے بول رہی تھی

نواز اپنا دفعہ کرتے ہوئے بولا

میں نے کچھ نہیں کیا نور نے پتا نہیں تمہیں کیا بکواس کیا ہے میں نور سے پوچھتا ہو یہی

بولتے نور کے کمرے کی طرف بڑھنے لگے تو حیا نے رشتہ روک لیا

اور آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر بولی مجھے اس نے جو بول وہ میں بول رہی ہو اس سے پوچھ

کر اسے ڈرانا چاہتے ہو

نواز نے پھر اپنا دفعہ کرتے ہوئے بولا

اور تھوڑی بچارا منہ بناتے ہوئے بولا میں قرآن اٹھاتا ہو

حیا یہ بات سن کر اور غصہ میں آگ ئی اور بولی قرآن ایک پاک کتاب ہے اور

یہ پاک کتاب پڑھنے کے لیے ہوتی ہے اور تم نے پہلے بھی بہت جھوٹ بولے اور

پھر قرآن جیسی پاک کتاب اٹھنے کا بولتے ہو وہ تو میں روک دیتی ورنا اپنے مفاد کے لیے

قرآن اٹھانے والے پر جو اللہ کا عذاب آتا

حیا نے ابھی اتنا ہی بولا تھا کہ

چٹاک چٹاک

نواز نے تھپڑ مارا اور روزدار آواز میں بولا تیری بیٹی کے کو توت کبھی دیکھے ہے تیرے

جانے کے بعد میں نے اسے کسی لڑکے کے ساتھ دیکھا اور یہ اسی وجہ سے مجھ پر الزام لگا

رہی ہے

نور جو یہ سب کمرے میں سن رہی تھی روتے ہوئے کمرے سے باہر نکلیں اور چیخ کر

بولی میں ایسی نہیں ہوں مجھ پے الزام مت لگائیں اور زمین پر بیٹھ گئی

حیا بھاگ کر نور کے پاس گئی اور اسے اٹھا کر بولیں مجھے اپنی بیٹی پر یقین ہے وہ ایسا نہیں کر

سکتی اور اپنی چھپانے کے لئے میری بیٹی پر الزام مت لگاؤ میں نے اسے پالا ہے مجھے نہیں پتہ

ہو گا اس کے بارے میں

نواز یہ سنو کر پر تلملا اٹھا اور بولا تمہیں اپنی اس جھوٹی بیٹی پر یقین ہے اور اپنے شوہر پر یقین

نہیں ہیں

حیا بولیں اگر تم سچے ہو تو عالم کے پاس چلتے ہیں اس مسئلے کا حل ایک عالم سے پوچھتے ہیں

دیکھتے ہیں وہ کس کے حق میں فیصلہ دیں گے

نواز بولا تم تو میری عزت خراب کرنا چاہتی ہوں میرے سے زیادہ تمہاری اس بیٹی کی

عزت خراب ہو گئی

غصے سے حیا بولی میری بیٹی کا اس میں کیا قصور ہے جو اس کی عزت خراب ہو گئی سب

تمہارے منہ پر لعنت کرے گی

اور بات رہی میری بیٹی کی عزت کی اللہ بہت بڑا ہے وہی عزت دینے والا اور ذلت دینے

والا ہے

تمہیں معاشرے کے بارے میں نہیں پتا تم تو ان پڑھ ہو گھر میں ہی رہنے والی ہوں

میں ان پڑھ ضرور ہوں لیکن میں حق اور باطل کے بارے میں اچھے سے جانتی ہو

پھر حیا بولی اگر تم سچے ہو تو چلو میرے ساتھ عالم کے پاس سب سچ اور جھوٹ کا پتہ چل

جائے گا

پھر نواز کچھ سوچ کر بولا

میری چھٹیاں ختم ہو گئی ہیں میں آج واپس جا رہا ہوں

اور میں اپنی سچائی ثابت کرنے کے لیے علم کے پاس نہیں جا سکتا اور تمہاری یہ بیٹی ایک دن تمہیں بدنام کر کے چھوڑے گی جیسے اس نے مجھ پر الزام لگایا ہے ویسے تم پر بھی الزام لگائے گی

اور غصے سے اپنے کمرے میں چلا گیا

پر نور بھاگ کر اپنی امی کے پاس آئی اور بولا میں جھوٹ نہیں بول رہی میں نے کسی پر غلط الزام نہیں لگایا

حیا بولیں مجھے اپنی بیٹی پر یقین ھے وہ اتنا بڑا الزام اپنے باپ پر نہیں لگا سکتی

اور پھر حیا اور نور کمرے میں آ گئی گی

نواز اپنے کپڑے کاغذات سمیٹنے میں لگ گیا وہ اپنی ہر چیز سمیٹ رہا تھا جیسے وہ دوبارہ اس گھر میں نہیں آنے والا

تقریبا دو گھنٹے بعد گھر سے نکل گئے

دن کے دو بج رہے تھے علی اور احمد کو سکول سے چھٹی ہو چکی تھی اور وہ ہمیشہ مل کر ہی

سکول سے آیا کرتے

تھے علی اور احمد جب سکول سے گھر آئے ان کی وہی لڑائی ہو رہی تھی جس میں وہ

دونوں ماسٹر ہے

جب وہ کمرے میں پہنچے دے امی کو روتے ہوئے دیکھ کر بولے امی کیا ہوا کیوں رو رہی

ہو ابو سے لڑائی ہوئی ہے ابو نے پھر آپ کو مار

حیا بولی نہیں بیٹا

اور پھر نور کو چادر کرنے کا بولا

علی حمد نے پوچھا امی آپ کہیں جا رہی ہیں حیا بولی بیٹا میں پانچ منٹ کا رہی ہوں تم لوگ گھر

میں انتظار کرنا

اور پھر بول برقا کر کے نور کو لے کر گھر سے باہر نکل گئی

نور نے امی سے پوچھا ہم کہاں جا رہے ہیں

حیا بولی تم میرے ساتھ چلو تم ہی پتہ چل جائے گا

پھر دونوں اے سی ٹائم پر بیٹھ گئی

نور پورے راستے حیا کو سوالیاں نظروں سے دیکھتی رہی جیسے پوچھ رہی ہو ہم کہا جا رہے

ہے

تقریبا دو گھنٹے بعد وہ ایک اڈے پر پہنچے وہاں سے حیا نے کسی سے پوچھا مدرسہ کہاں ہے

اس بھائی صاحب نے بولا یہاں سے سیدھا چلے جائیں وہاں مدرسہ ہے

نور کچھ حد تک تو سمجھ گئی تھی کہ وہ کہاں جا رہے ہے کچھ دیر اپنی امی کے پیچھے چلنے کے بعد

وہ مدرسہ کے دروازے پر پہنچ گئے

وہاں ایک نوجوان داڑی مچھو میں ملبوس نے پوچھا آپ کو کس سے ملنا ہے حیا نے بولا مجھے

عالم سے ملنا ہے ایک مسلہ کے بارے میں پوچھنا ہے

وہ نوجوان بولا اس وقت وہ اپنے کمرے میں ہیں آپ میرے پیچھے چلیں میں آپ کو ان

تک پہنچا دیتا ہوں

کچھ دیر کے بعد وہ نوجوان ایک کمرے کے سامنے رکا اور بولا یہ عالم صاحب کا کمرہ ہے اور

پھر حیا نے کمرے میں داخل ہوتے ہی سلام کیا اس عالم نے نظریں جھکا کر سلام کا جواب

دیا جو ایک چٹائی پر بیٹھا ہوا تھا

اور پھر کچھ فاصلے پر حیا اور نور بیٹھ گئے

عالم بولا جی بولیں اپنا مسئلہ

ایک پروسن ہے وہ یہاں آنہیں پائی اور میری اسی

پروسن کا مسئلہ ہے

ان کی ایک بیٹی ہے اور اس کا باپ بہت غلط ہے اس کے ساتھ عالمی سن کر سمجھ گیا کیا بات

کرنا چاہتی ہیں عالم کو یہ پتہ چل گیا تھا کہ اپنی ہی بات کر رہی ہیں پر ان کا پردہ رکھتے ہوئے

بولے اس پر اس کی بیوی حرام ہو گئی ہے اور ٹھیک ایک کاغذ دکھایا اور بولا اس سے پڑھیں

الجواب باسم ملھم الصواب:

اس مسئلہ میں شرعی ضابطہ یہ ہے کہ اگر کوئی باپ اپنی بیٹی کو شہوت سے ہاتھ لگالے اور

اس کے اور بیٹی کے جسم کے درمیان کوئی کپڑا نہ ہو یا کپڑا تو ہو لیکن وہ اتنا باریک ہو کہ اس

سے بدن کی گرمی محسوس ہو اور باپ کو شہوت بھی محسوس ہو یا جسم کے ایسے حصے کو

بلا حائل چھوئے یا بوسہ دے جہاں چھونے میں شہوت غالب ہو تو اس صورت میں

حرمتِ مصاہرت ثابت ہو جاتی ہے اور پھر اس پر بیوی (بیٹی کی ماں) حرام ہو جاتی ہے۔

نیز شہوت کے ساتھ بوسہ دینے سے بھی حرمت ثابت ہو جاتی ہے۔

واضح رہے کہ اس مسئلہ میں بیٹی کی عمر کو بھی دیکھا جائے گا، اگر وہ نو سال سے کم ہے تو تو

حرمت ثابت نہ ہو گی۔ لیکن باپ کو توبہ اور استغفار کرنا ہو گا۔

الفتاوی الھندیۃ (1 /274:)

"فلو أیقظ زوجتہ لیجامعھا فوصلت یدہ إلی بنتہ منھا فقرصھا بشھوۃ وھی ممن تشتھی یظن

أنھا أمھا حرمت علیہ الأم حرمۃ مؤبدۃ، کذا فی فتح القدیر."

الفتاوی الھندیۃ (1 /274:)

"وکما تثبت ھذہ الحرمۃ بالوطء تثبت بالمس والتقبیل والنظر إلی الفرج بشھوۃ."

الدر المختار وحاشیۃ ابن عابدین (رد المحتار)) 3 /32:)

"(قولہ: بحائل لا یمنع الحرارۃ) أي ولو بحائل إلخ، فلو کان مانعاً لا تثبت الحرمۃ، کذا في أکثر

الکتب"

فقط واللہ اعلم:

حیا نے وہ دل میں پڑھا

اور پھر اسلام کر کے کمرے سے نکل آئی پیچھے سے نور بھی آگ ئی اور بولا

کیا ہوا امی

کچھ نہیں بیٹا

پھر دوبارہ اے سی پر گھر کے لیے واپس کا سفر کرنے لگ گ ےئ

رشتہ پر ایک بچی بار بار بول رہی تھی ابوابوووو

مجھے نہیں پتا مجھے آئس کریم چاہیے نور چاہیے یہ سب دیکھ رہی تھی اس کی آنکھوں میں

نمکین پانی آگیا جیسے اس نے بڑی بے دردی سے صاف کر دیا اس کی بچپن سے حسرت

تھی وہ اپنے ابو سے اس بچی کی طرح ضد کرے پر اب تو وہ بھروسہ وہ مان سب ٹوٹ گیا

تھا

کچھ خواب اس دنیا میں نہیں پورے ہوتے

یہ دنیا امتحان ہے

جہاں بھروسہ مان سب توڑ جاتے ہیں

کب خیالوں میں نور اور حیا گھر پہنچے پتہ نہیں چلا

گھر پہنچ کر وہی بچوں کو حیا نے کھانا دیا اور نور کے کمرے میں آگئی

آج نور کو سکول سے تیسری چھٹی تھی

حیا نور کو سمجھ آرہی تھی کہ آج وہ سکول چلی جائے

اتنی میں باہر بیل بجی جسے دیکھ کر حیا نے علی کو دروازہ کھولنے کو بولا۔

دروازہ کھول کر پتہ چلا۔

نور کی دوست ردہ آئی ہے۔

حیا بولی آؤ بیٹا بیٹھو۔

آنٹی اسلام و علیکم میں نور کا پوچھنے آئی تھی نور کو بخار تھا اور اسکول بھی نہیں آرہی تھی کچھ

دنوں سے تو میں پریشان ہو گی ردہ اپنی آنے کی وجہ بتانے لگ گی

وَعَلَيْكُم السَّلَام اب نور کا بخار صحیح ہے میں اسے بول رہی ہوں اسکول جائے پری اسکول

جانے کے لیے تیار ہی نہیں ہے تم اسے سمجھاؤ

آنٹی ہمارے پیپر بہت قریب ہیں اور کچھ دنوں تک پارٹی بھی ہے نائن کلاس نے ہمیں دی

ہے اور کچھ کالج کے طالبہ بھی آرہے ہیں اپنے کالج کے بارے میں بتانے کے لیے

حیا غصے سے نور کی طرف سے دیکھتی ہے

جی میڈم جی اسکول جانے کے لے جانے کے لیے تیار نہیں اور اس کے پیپر قریب ہے

ردہ پھر بولی آنٹی میرا کزن باہر کھڑا ہے مجھے سکول جانا ہے میں تو بس نور کا پوچھنے آئی تھی

حیا بولی بیٹا اپنے کزن کو کمرے میں بیٹھو

ردہ بولی نہیں انٹی پھر نور کو بولا آج بول آو گی

نور چیڑ کے بولیں جی میں آ رہی ہوں ہو

ردہ بولی تو ہمارے ساتھ کار پر آ جاؤ

نور ردہ کو کھوڑیاں دکھاتی بولی وردی ڈال لو

ردہ جواب میں صرف یہی کہہ سکیں جلدی کرنا

پھر جلدی جلدی تیار ہوئی

پر حیا نے اس وقت تک کھانا نہیں بنایا تھا علی احمد بھی تیار ہو چکے تھے

نور کھانا کھائے بغیر ہی گھر سے باہر جانے ہی لگتی ہے تو حیا اسے روک کر اس کے ہاتھ میں کچھ پیسے دیتی ہے اور بولتی ہے جاتے ہی کچھ وہاں سے کھا لینا پورے دن خالی پیٹ نا رہنا

نور پیسے لے کر ردہ کے ساتھ کار پر بیٹھتی ہے

اس کا کزن اسے دیکھ کر بولا یہ ہے وہ

اور کچھ سوچ کر بولا

نور آپ کچھ ہنسی مذاق کم کیا کریں

اور اپنی پڑھائی پر توجہ دیں

نور منہ بناتے ہوئے بولتی ہیں

ویسے بھائی آپ کون ہوتے ہیں مجھے سمجھانے والے میں مذاق کروں یا پڑھائی آپ کا کیا جاتا ہے

پھر ردہ کا کزن امجد

ردہ کی طرف متوجہ ہوتے ہوئے بولا تم اس کی وجہ سے اسکول سے چھٹی کرنا چاہتی تھی

ردہ بس آنکھیں بند کر گئی

اور پھر امجد غصے سے کار چلاتے ان دونوں کو سکول پہنچا دیا

نور جلدی سے کار سے اتری اور سکول کی طرف بھاگ دی ردہ اور امجد بس اسے دیکھتے رہے

ردہ اس کے پیچھے کلاس روم میں پونچی

ردہ بولی نور کم سے کم مجھے تو ساتھ لیتی آتی

نور اس کے سوال کا جواب دیے بنا بولی تم نے کب سے یہ ڈرائیور رکھ لیا ہے اور پھر منہ

بناتے ہوئے بولی اسے کس نے بتایا کہ میں ہنسی مذاق کرتی ہوں

ردہ بولیں میں امی کو بتا رہی تھی تمہارے بارے میں تو اس نے سن لیا

نور ایک ایک لفظ کو چبا کر بولی تو یہ بد تمیز کے ساتھ ساتھ جاسوس بھی ہے

اور پھر معصوم سا منہ بنا کر بولی تم میرے بارے میں گھر میں جا کر بتاتی ہوں

پھر ردہ اس کی بات کو اگنور کرتے ہوئے بولی تمہیں پتا ہے میرے گھر والے تمہیں بہت پسند کرتے ہیں

نور خوش ہوتے ہوئے بولی اچھا

پھر ردہ بولی اچھا بات سنو تین دن بعد پارٹی ہے اور اس پارٹی پر میرا کزن اور بھائی دونوں

آئیں گے بہت مزہ آئے گا

نور حیران ہوتے ہوئے بولی وہ دونوں سکول اور ہمارے پارٹی پر وہ کیسے اور کیون

ردہ بولیں میرا کزن پروفیسر ہے وہ اپنے کالج کے کچھ لڑکوں کو لے آئیں گے جو اپنی کالج

کے بارے میں بتائیں گے اور میرا بھائی کالج اسٹوڈنٹ ہے

اس وجہ سے وہ دونوں آئیں گے

آج اسکول میں پڑھائی نہیں ہوئی تھی کیوں کہ تین دن بعد پالٹی تھی

(((((تم میرے لیے خاص عام کچھ بھی نہیں)))))

نور جب سے اسکول سے گھر آئی تھی اپنی سکول پارٹی کی باتیں کر رہی تھی

ماما سکول پارٹی کا نیو ڈریس لے دو

نور بار بار حیا سے نیو ڈریس لینے کی ضد کر رہی تھی۔ پر حیا ماننے کو تیار نہ تھی

نور بچوں سا منہ بنا کر بولیں ماما جی۔۔

نور جی کو لمبا کرتے ہوئے بولی۔

جی بولو مما کی چڑیل۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

حیا چڑیل کو لمبا کر کے بولیں

ماما آپ جانتی ہوں نہ کہ یہ بہت ضروری پارٹی ہے اور ویسے بھی آپ اتنے اچھے کپڑے سلائی کر لیتی ہو ایک بلیک کلر کی اچھی میکسی بنا دو نا

حیا کچھ ہوئے نور تم میری مجبوری سمجھو نہ پتا نہیں اس بار نواز پیسے بھیجے گا یا نہیں مجھے یقین ہے وہ شاید نہ بھیجے

ویسے بھی تمہارے پاس اتنے سارے کالے رنگ کے کپڑے ہیں کوئی ایک پہن لینا

نور بات کو سمجھتے ہوئے بھاگ کر کمرے میں جاتی ہے اور اور پھر نور الماری کھول کر

کپڑوں کو آگے پیچھے کرنے لگ جاتی ہے ویسے نور کی الماری میں صرف دو تین بلیک کلر

کے ڈریس تھے نور برا منہ بناتے ہوئے ایک بلیک فراک نکلتی ہے اور پھر خود کیسا لگا کر

بولتی ہے یچ بیٹر وہ شاید اسے کچھ پسند آئی ی تھی

تین دن بعد

____

نور شیشے کے آگے کھڑی اپنے بال بناتے ہوئے بول رہی تھی امی میرا بلیک میٹنگ

بیگ کہاں ہے مجھے دور کے دے دو نا مجھے لیٹ ہو رہی ہے

نور بلیک فراک اور ہلکے پھلکے میک اپ میں آسمان سے آئی پری لگ رہی تھی ویسے بھی اس

پہ پیر ہلکا ہلکا میک اپ اور اور بلیک ڈریس بہت اچھی لگتی تھی

نور بھاگ کر حیا کے پاس گئی ماما دیکھو میں کیسی لگ رہی ہوں

حیا دیکھتے ہی بولی ماشاءاللہ میری بیٹی کو کسی کی نظر نہ لگے پھر ایک دم نور کے ایر نگ کو دیکھ

کر بولی یہ کہ کانٹے اس کپڑوں کے ساتھ میچ نہیں ہیں میں تمہیں کوئی اچھے سے نکال

کے دیتی ہوں وہ ڈالو حیا چاہے کم پڑھی ہوئی تھی لیکن وہ جانتی تھی کونسے کپڑوں کے ساتھ

کون سی چیز ہے زیادہ اچھی لگتی ہے

حیا اب 36 سال کی تھی کیونکہ حیا کی شادی 14 سال میں کی کر دی گ ئی تھی

نور بولتی ہے ماما جلدی سے کوئی نکال دو مجھے لیٹ ہو رہی ہے میری دوست پہنچ چکی ہو گی

آج احمد نور کو سکول چھوڑ آیا تھا

نور سکول میں پہنچ کر اپنی کلاس میں جا رہی تھی کے سامنے سے ایک لڑکے سے ٹکرانے

والی تھی وہ تو بس وہ وقت پر رک گ ئی

نور نے پہلے اس لڑکے کی طرف حیرانی سے دیکھا اور پھر اپنے اسکول کی طرف دیکھا

لڑکا اسے اس طرح دیکھتے ہوئے بولا میڈم یہ آپ کا ہی سکول ہے ہم تو بس اپنی کالج کو

ری پریذیڈنٹ کرنے آئے ہیں

نور پھر اس کی طرف دیکھ کر بولیں تم اندھے ہو ۔۔۔۔

میڈم آپ اندھی ہیں آپ سامنے سے آ رہی تھی

نور اس لڑکے کی بات کو اگنور کرتے ہوئے اپنی کلاس کی طرف چل دی کلاس میں

داخل ہوتے ہی اسے سامنے ری رداد یکھی

جو نارنجی رنگ کے فراک اور ہلکے پھلکے میک اپ میں قیامت لگ رہی تھی

نور بھاگ کر ردہ کے پاس گئی اور گلے لگ گئی اور اسے دیکھ کر بولی افت

لگ رہی ہو پھر تھوڑا پیچھے ہر کر بولی میں کیسی لگ رہی

ردہ منہ بنا کر بولی بس سہی ہی لگ رہی ہو

نور ردہ کو کھا جانے والی نظروں سے دیکھتی ہے پھر ردہ ہنس کر بولتی ہے تم بھی پیاری لگ

رہی ہو

نور بولی اس کا کیا مطلب کہ میں بھی یہیییی اچھی لگ رہی ۔۔

نور "بھی" پر زور دیتے ہوئے بولی

ردہ ایکٹنگ کرتے ہوئے بولی مطلب کہ پہلے نمبر پر میں پیاری لگ رہی نا

نور پچوں سا منہ بنا کر بولی چلو ٹھیک ہے تم زیادہ پیاری لگ رہی میں کم

ردہ ہنس کر بولیں پاگل میں مذاق کر رہی تھی تم تو پری لگ رہی ہو

نور بولی مجھے پتا ہے

پھر دونوں کلاس روم سے باہر آ گئی

ردہ بولی چل میں تمہیں اپنا بھائی ی دیکھاتی ہو

نور ردا کو چڑہانے کے لیے بولی چل دیکھادو آپنے لنگور بھائی کو بھی۔۔

ردہ نور کو گھوڑی دیتے ہوئے بولی چل دکھاؤ تمہیں اپنے شہزادے بھائی کو۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ردہ نور کو اپنے بھائی ی کے پاس لے گ ئی اور بولی یہ میرا بھائی ی عمر ہے

نور اسے دیکھ کر حیران ہوئی ی کیونکہ یہ وہی تھا جسے اس نے اندھا بولا تھا

پھر ردہ اپنے بھائی ی کو بولی بھائی ی یہ میرا وہی چلاقو دوست ہے

عمر بولا میڈم اَلسَلامُ عَلَيْكُم

نور بولی وَعَلَيْكُم اَلسَلَام

اور پھر ردہ کو غصہ میں دیکھ کر وہاں سے چلی گئی

ہال میں کرسیاں لگی ہوئی تھی نور وہی جا کر بیٹھ گ ئی

ردہ اس کے پیچھے گئی اور اس کے پاس آکر بولی وہاں سے کیوں آ گئی

ردہ یار میں تم سے مذاق کرتی ہوں اور تم گھر جا کے سب بتاتی ہوں

اپنی امی کو پتہ ہے وہ الگ بات ہے اور اپنے بھائی کو بتاتی ہوں مجھے پسند نہیں آیا

آئندہ سے میں تم سے مذاق نہیں کروں گی

ردہ کان پکڑتے ہوئے بولی یار تمہارے سر کی قسم آئندہ سے ایسے نہیں کروں گی

نور ایکٹنگ کرتے ہوئے بولی ارے تم مجھے مارنا چاہتی ہوں

ردہ معصوم سامنہ بنا کر بولی سچی

نور ہنس کر بولی چلو مان لیتے ہیں

کچھ فاصلے پر کچھ لڑکے بیٹھے ہوئے تھے اس میں سے ایک لڑکے نے نور کی طرف ایک

کاغذ پھینکا

نور چونک کر وہ کاغذ دیکھا اور پھر اسے کھولا اس پر لکھا ہوا تھا اپنا نمبر تو دو

نور نے وہ کاغذ پھاڑ دیا اور پھر غصے سے ان لڑکوں کی طرف دیکھا

پھر نور ردہ کو بولیں یہاں سے چلے

نور فنکشن شروع ہونے والا ہے پھر یہاں دوسری لڑکیاں آ کے بیٹھ جائیں گی

نور برا سا منہ بنا کر وہیں بیٹھ گئ

کچھ ہی ٹائم گزرا تھا نور نے نوٹ کیا وہ لڑکے ان کی تصویر بنا رہے ہیں نور کو غصہ آیا

وہ اٹھ کے ان کے پاس گئی اور جھٹکے سے اس لڑکے کے ہاتھ سے موبائل کھینچ لیا

ردہ نور کو یہ سب کرتے حیرانی سے دیکھ رہی تھی

موبائل کی سکرین پر دیکھا تو وہاں نور کی بیٹھی ہوئی کی پک تھی

نور نے جب اس موبائل کی گلیری دیکھی اس میں ردہ اس کی اور بہت سی اس کے سکول کی لڑکیوں کی تصویریں تھی

اس لڑکے نے کھڑے ہو کر بولا میرا موبائل مجھے دے دو

اتنے میں عمر وہاں پہنچ آیا اور پوچھا یہاں کیا ہو رہا ہے

نور نے اسے موبائل دکھایا جسے وہ دیکھ کر شدید غصے میں آگیا اور لڑکے کی گلبان سے پکڑ لیا

اور بولا تمہیں عزت نام کا پتا ہے وہ لڑکا بھی غصے میں آگیا

نور نے موبائل سے تصویریں ڈیل کی-------------

اور غصے سے موبائل زمین پر پر مارا

()زندگی آسان ہو تو جینے میں مزا نہیں آتا((

(()ہمیشہ وہ بولنا چاہیے جو سہی لگے

ویسے تو نکل طوطا بھی کرتا ہے((((

امجد نے جب عمیر کو لڑکے کی گلے سے پکڑا ہوا دیکھا تو تو بھاگتے ہوئے اس کے پاس گیا

امجد بولا عمیر تم یہ کیا کر رہے ہو

عمیر امجد کی طرف دیکھتے ہوئے بولا بھائی آپ کو پتہ ہے اس کمینے نے کیا کیا ہے

ہماری بہنوں کی تصویر اپنے موبائل میں لے رہا تھا

امجد شدید غصہ میں آگیا پھر امجد بولا ایسے کمینے کو تم مار دینا چاہیے

اتنی میں سکول کے پرنسپل عبداللہ آگئے اور اس لڑکے نورامجد عمیر سب کو اپنے آفس میں بلایا

پرنسپل اپنی کرسی پر بیٹھے ان چاروں کو دیکھ رہے تھے

اور چاروں سر نیچے کیے کھڑے ہوئے تھے

آفس میں خاموشی تھی پرنسپل عبداللہ نے آفس کی خاموشی کو توڑتے ہوئے

سخت لہجے میں بولے باہر کس چیز کا جھگڑا ہو رہا تھا

نور بولی سر یہ جو لڑکا ہے ہم سکول کی لڑکیوں کی تصویریں بنا رہا تھا اور پھر نور بولیں ان

اووٹرز کا ویسے ہمارے سکول میں کوئی کام نہیں تھا یہ آپنے کالج کے بارے میں کسی صفحے

پر لکھ کر بھی دے سکتے تھے جس سے ہمیں ان کے کالج کے بارے میں پتا لگ جاتا

پر آپ نے انہیں ہمارے کالج میں آنے کی اجازت دے دی اور اب اس کا نتیجہ دیکھیں

پرنسپل سر نے عمیر نور اور امجد کو جانے کا بولا

پھر پرنسپل سر نے سکول کے سر اور کالج کے پرنسپل کو اپنے آفس میں بلایا

تینوں باہر آنے کے بعد

امجد آفس سے باہر آنے کے بعد نور سے بولا بہت اچھا بولا

عمیر بولا ویسے ردہ نور کی سہی تعریف کرتی ہے

بولتی ہے thanks نور دونوں کو

ردہ جو کلاس روم میں پریشان بیٹھی تھی انہیں آتے دیکھ کر ان تینوں کی طرف بڑھی

نور کے پاس آتے ہی بولی نور پرنسپل سر نے کچھ کہا تو نہیں

نور ایکٹنگ کرتے ہوئے بولی وہ جو بدتمیز لڑکا تھا نا اب اس کی خیر نہیں بہت تیز بن رہا تھا

پرنسپل سر اسے چٹکیوں میں سبق سکھا دیں گے پھر کبھی بھی ایسا کرنے کا سوچے گا بھی نہیں

ردہ ویسے تم نے اچھا کیا ورنہ پتا نہیں وہ تصویروں کا کیا کرتا

آج اللہ نے ہمیں بہت بڑی مصیبت سے بچایا ہے

آفس میں

پرنسپل سر اپنی کرسی پر بیٹھے

ایک سر سے پوچھا تمام سر آفس میں آ گئے ہیں اور اکرم صاحب بھی آ گئے ہیں

جی سب آگ ئے ہیں ایک سر بولے

عبداللہ کچھ سوچتے ہوئے بولے یہ کس استاد کی گزارش تھی کہ کالج کے طالبہ کو سکول بلایا جائے

پھر کچھ سخت لہجے میں بولیں آپ لوگوں سے سمجھدار وہ چھوٹی سی بچی کیا نام ہے اس کا نور ہے

ایک استاد بولنے لگا سر آئندہ سے ایسا نہیں ہو گا

پھر عبداللہ لڑکے کی طرف گردن کرتے ہوئے بولے یہ سامنے جو نامونہ کھڑا ہوا ہے اکرم آپ کے کالج کا ہے

پھر ایک بڑی سانس لیتے ہوئے بولیں آپ کو اس کی حرکتیں تو پتہ چل گئی ہو گی آپ دیکھ لیں اس کا کیا کرنا ہے

کلاس روم

ردہ نے نور سے پوچھا آج گھر کس کے ساتھ جانا تم نے

نور منہ بناتے ہوئے بولی شاید بھائی ی کے ساتھ

ردہ اس کو دیکھتے ہوئے بولی تمہارا گھر راشتہ میں ہی ہے تم ہمارے ساتھ چلو

تمہیں گھر چھوڑ کر آگے ہم چلے جائے گ ئے

نور فورن بولیں ٹھیک ہے

))

ویسے بھی پارٹی خراب ہو چکی تھی اس ایک بد تمیز لڑکے کی وجہ سے اب سب اپنے اپنے

گھر کی تیاری کر رہے تھے ان چاروں کی یہی تیاری تھی

((

کار کی فرنٹ سیٹ پر عمیر اور امجد جب کہ بیک سیٹ پر نور اور ردہ بیٹھ گ ئی

ردہ جو نور کے ساتھ بیٹھی تھی بولی نور تم جانتی ہو آج سے سکول سے چھٹیاں ہے اب کچھ

ٹائم بعد پیپر شروع ہو رہے ہے

نور بس اتنا ہی بولی ٹھیک ہے

ردہ پھر بولی ہم دونوں مل کر پیپر کی تیاری کرے

نور کچھ ٹائم سوچ کر بولی بات تو سہی کر رہی مل کر پیپر تیار کرے گ ےئ

تو تیاری اچھی ہو گ ئی

نور پھر بولی مل کر میرے گھر تیاری کرے گ ےئ

یہ سن کر امجد بولا نور تمہیں بھی نہیں پڑھنے دے گ ئی اور بات سنو تم دونوں پیپر

کی تیاری میری آنکھوں کے سامنے کرؤ گ ئی

اور ویسے بھی ردہ کی پڑھی کی ذمہ داری میرے سر پر ہے

نور میڈیم آپ ہمارے گھر آ کر تیاری کر سکتی ہے

اتنے میں نور کا گھر آگیا نور کار سے اترتے ہوئے بولی ردہ کل سے تمہارے گھر مل کر

پڑھائی کرے گ ۓ اور پھر

اللہ حافظ بول کر چلی گ ئی

نور گھر پوہنچی تو حیا موبائ ل پر بات کرتے ہوۓ رو رہی تھی نور کو آتے

دیکھ کر آنسو صاف کر لیے

پر نور نے روتے ہوۓ اپنی امی کو دیکھ لیا تھا

وہ سیدھا امی کے پاس گ ئی

اور اَلسَلامُ عَلَيْكُم وَرَحْمَةُ اَللهِ وَبَرَكاتُهُ

دیا پھر بولی امی آپ رو رہی تھی

حیا کا پھر دل بھر آیا اور پھر بولی نور نواز ابھی بھی باز نہیں آرہا ڈرا رہا ہے گھر سے نکال دے

گا گھر بیچ دے گا

میں نے یہ سب تمہارے ماموں کو بتا دیا ہے

(((((کچھ اچھا کچھ میٹھا ہو جائے 😜😜😜😜😜)))))

میں نے یہ سب تمہارے ماموں کو بتا دیا ہے

نور حیرت سے اپنی امی کی طرف دیکھتی ہیں اور اپنی سوالی آنکھوں سے ہی سوال کرتی ہے

کیا بتا دیا

حیا نور کو اس طرح حیرت سے دیکھتے ہوئے بولیں کیا ہو گیا ہے

نور پھر بولتی ہے ماموں کو کیا بتا دیا

حیا نور کو سمجھانے کے لیے بولی نور تمہارے ماموں کو بتانا ضروری تھا اگر ان کو نہ بتائیں تو

اپنی پریشانی کیسے بتائیں اور مجھے یقین ہے وہ ہمارا ساتھ دیں گے

نور خود ہی سوچوا گر اس گھر کی چھت ہمارے سر سے اٹھ گئی تو کہاں جائیں گے

نور کو دل میں بہت برا لگا تھا لیکن یہ سب ظاہر نہ کرتے ہوئے بولیں آپ بڑی ہیں آپ

بہتر جانتی ہو گی

پھر بات کو گول مول کرنے کے لئے بولیں میرے پیپر شروع ہو رہے ہیں مجھے پیپرز کی تیاری کرنی ہے میری دوست نے بولا ہے ہم مل کر پیپر کی تیاری کریں گے

حیا نے پوچھا کون سی دوست

امی میری ایک ہی تو بیسٹ دوست ہے ردہ۔اسی کا بول رہی ہو

اچھا ویسے تمہاری بہت سے دوستی ہے رہ چلتے کو بھی دوست بنا لیتی ہو

نور ہنس کے بولتی ہے مما وہ میری فرینڈ نہیں ہوتی وہ تو بس میں ویسے ہی ان سے بات کرتی ہوں

میری ایک بیسٹ فرینڈ ہے اور پھر نور چہرے پر پیاری سی سمائل لے آتی ہے اور پھر نام لیتی ہے ردہ

حیا نور کی باتیں سن کر بولتی ہے اچھا ٹھیک ہے مل کر لینا اور اب یہ بتاؤ اس کے گھر جا کے پڑھنے ہے یا ادھر اپنے گھر میں

نور ڈر رہی تھی شاہد امی نا معانے ڈرتے ڈرتے نور بولی

امی وہ ردا کا کزن ٹیچر ہے ہم اس کے پاس پڑھیں گے تو ردہ کے گھر جانا پڑے گا

حیا بولیں ٹھیک ہے

نور حیران ہوئی ی امی اتنی آسانی سے مان گی نور خوشی سے جھوم اٹھیں اور بولنے لگی گی لو یو ماما لو یو ماما

کیا بولیں اب اپنے کپڑے چینج کر لوں

اتنے میں احمد اور علی سکول سے گھر آئے

اور آتے ہی سلام کیا

اور دونوں بھائی نور کے پاس گ ئے آپی آج اسکول کی پارٹی کیسی رہی ہمیں ساری تفصیل اچھے سے بتانا

نور تو مسالے میر چی ڈال کر بات بتانے میں ڈگری حاصل کی ہوئی تھی تو نور نے سکول کی ایک ایک بات بتائیں اور اس میں خود کو بہادر ثابت کیا جیسے وہ بہت بڑی جنگ جیت کر آئی ی ہو

احمد اور علی صرف یہی بولتے رہے آگ ئے کیا ہو

ردہ جب کار سے اتری تو امجد بولا تھوڑی دیر تک مجھے تم گارڈن میں ملو اور یہ ایڈریس چینج نہ کرنا

عمیر تو کار سے اترتے ہی گھر میں داخل ہو گیا تھا

ردہ سر کو ہلا کر گھر میں داخل ہو گئی

امجد ردہ کا چاچوں کا بیٹا تھا اور امجد کے والدین بچپن میں ہی کار ایکسیڈنٹ میں وفات پا چکے تھے اور اس کے بعد امجد کو اس کے چاچا ضیاء نے پالا ہے

یعنی ردہ کے والدین نے ردہ کے ایک ہی چاچا تھے اور وہ بھی کار ایکسیڈنٹ وفات پا چکے تھے

ردہ کی امی کا نام رضیہ ہیں اور اور ابو کا نام ضیاء ہیں اور اس کا ایک ہی بڑا بھائی ہے عمیر

یہ چھوٹی سی فیملی ایک دوسرے کے ساتھ بہت خوش ہے

عمیر آج کچھ کھویا کھویا سا ہے اسے بار بار نور کی شکل نظر آرہی ہے وہ بار بار خود کی ہی خیال پر مسکرا رہا ہے اور سوچ رہا ہے ایک چھوٹی سی لڑکی نے اس کا دماغ اور دل میں بوم پھور دیے ہیں چھوٹا پیک بڑا دھماکہ

کبھی وہ نور کو بندری بول رہا تھا کبھی چوہی

یا پھر کبھی دل میں سوچ رہا تھا چوڑیل نے میرے دل پر قبضہ کر لیا ہے

پھر ایک دم اسے ہوش آیا وہ کس کے بارے میں اتنا سوچ رہا ہے وہ اس کی چھوٹی بہن کی دوست ہے پھر خود ہی سے منہ بنا کر بیڈ پر بیٹھ گیا

پھر بولا میں ایسا تو نہیں ہوں جو اپنی دوست کی بہن پر نظر رکھو پر اس دل کا کیا کرو

عمیر کی تو اب نیندے اڑ گئی تھی

جی بھائی ی آپ نے بولیا تھا

ردہ کی بات سن کر امجد چونکا تھا جی بولیا تو تھا میڈم جی اور یہ میں تمہارا بھائی کب بن گیا

تم پھر بھول گ ئی میں تمہارا اکلوتا منگیتر ہو

ردہ کنفیوز ہو کر بولی ہاں نہیں جی وہ بس

ردہ صرف یہی بول پائی ی تھی

امجد بولا کوئی ی نہیں پریشان نہ ہو تمہیں آج بھائی ی بولنے پر معاف کیا

اب پوچھو کیوں بولیا تمہیں

ردہ معصوم سی شکل بنا کر بولی کیوں بولیا

امجد دل پر ہاتھ رکھ کر بولا ہائے

اور پھر بولا میں نے تمہاری تصویر بنانے کے لیے تمہیں بلایا ہے جب تک ہماری شادی نہیں ہو جاتی میں تمہاری تصویر کے سہارے دل گزاروں گا اور آج ویسے بھی تم پری سے کم نہیں لگ رہی

ردہ بات کو نا سمجھتے ہوئے بولی یہ پری کون ہے

امجد اس کے سوال پر ہسنے لگ گیا اور پھر بولا تم پری ہو میری چھوٹی سی پری

ردہ یہ سن کر شرما گی

🙈🙈🙈🙈🙈🙈🙈🙈🙈🙈🙈🙈🙈

اس طرح شرماتے ہوئے ردہ کو دیکھ کر امجد نے اس کی اسی طرح اس کی تصور بنا لی

ردہ کلنفیوز ہو گئ

اور امجد نے اس کی اس طرح بھی ایک تصور بنا لی

😳😳😳😳😳😳😳😳😳😳😳😳😳😳😳😳

ردہ جلدی سے بولی میں جا نتی ہو اور وہ کمرے کی طرف بھاگ ئی

پیچھے سے امجد نے ردہ کو بلا یا

ردہ نے پیچھے مڑ کر دیکھا

اس پوز میں بھی امجد نے جلدی سے تصور بنا لی

ردہ پھر اپنے کمرے کی طرف بھاگ گ ئی

ردہ کمرے میں جا کر کافی دیر امجد کے بارے میں سوچتی رہی اور مسکراتی رہی

اور امجد بھی اپنے کمرے میں جا کر اس کی تصور کو دیکھتا رہا اور اسے سوچتا رہا

رات ہو گئی تھی نور اور اس کی امی ہر روز کی طرح ایک ہی کمرے میں سوئے تھے

ادھے رات کو نور کی انکھ اچانک کھلی

تو اس نے اپنے ساتھ اپنی امی کو نہیں پایا تو پریسان ہو گئی اور ادھر ادھر اپنی امی کو دیکھنے لگ گئی

نور اب بھی رات کو اکثر ڈر جایا کرتی تھی اس کے اندر ایک عجیب سا ڈر بیٹھ چکا تھا جب وہ ساتھ والے کمرے میں امی کو دیکھنے گئی تو وہاں

اس کی امی نماز پر بیٹھی رو رہی تھی سسکیاں لے رہی تھی اللہ سے فریاد کر رہی تھی

اور یہ راتوں کو جاگنا پتا نہیں کب سے یہ حیا کر رہی تھی

ہر رات حیا اللہ کے سامنے رویا کرتی تھی دعا کرتی تھی

اور پتا نہیں کیا دعا کرتی تھی

نور یہ دیکھ کر اپنی امی کے پاس بیٹھ گ ئی

کچھ وقت نور خاموش ہی رہی جب اس کی امی سجدے سے اٹھی تو نور کو دیکھ کر بولی

پریسان نا ہو بیٹھا سب اللہ ٹھیک کر دے گا اور ایک سادی سی مسکرات دی

نور بھی مسکرائی ی اور وہاں سے اٹھ کر اپنے کمرے میں آ گ ئی

نور اٹھ جاؤ صبح ہو گئی ہے

نور کی آنکھ کھولی تو سامنے اس کی امی اسے اٹھانے میں لگی ہوئی تھی

نور کو اٹھانے کے بعد حیا علی اور احمد کو اٹھے چلی گئی

نور نے وضو کیا اور پھر امی کے ساتھ مل کر نماز پڑھیں

علی اور احمد نے بھی نماز پڑھیں

امی میری ڈائری یہاں تھی نور کمرے میں چیزیں آگے کر رہی تھی اور نور نے تقریباً پورا گھر چھنڈ مارا تھا اور ڈیری کا اتا پتا نہیں تھا

علی اور احمد ابھی سکول کی تیاری کر رہے تھے نور نے سوچا ان کے بیگ میں ڈائری دیکھی جائے

نور نے جب علی کا بیگ دیکھا تو اس میں نور کی ڈیری تھی اور نور یہ دیکھ کر غصے سے لال ہو گی

کیوں کہ وہ اپنی چیزوں کے بارے میں بہت اساس تھی

اسے بالکل برداشت نہیں تھا کوئی اس کی چیز کو غلطی سے بھی ہاتھ لگائیں

ویسے تو زیادہ چیزوں کے لئے زد نہیں کرتی تھی ہاں پر جو چیز اس کی ہوتی تھی اسے کوئی اور ہاتھ بھی لگاتا تھا اسے بہت غصہ آتا تھا

اب تو اس کی ڈائری کی باتیں جیسے وہ جاتی تھی کوئی ہاتھ نہ لگائے اس میں اس کی خوابوں کی دنیا تھی

نور کی آنکھوں سے پانی نکل آیا نور روتے ہوئے بولی علی کو کس نے حق دیا ہے وہ میری

ڈائری اپنے اسکول لے جائے

حیا اچھے سے جانتی تھی نور اپنی ڈائری کسی کو پڑھنے نہیں دیتی

حیا نے علی سے پوچھا آپی کی ڈائری کیوں اٹھائیں

علی نے اپنا بچاؤ کرنے کے لئے بولا امی اس میں جو بھی لکھا ہوا تھا میری سمجھ سے باہر ہے ایک لفظ کی سمجھ نہیں آتی اور مجھے نہیں پتہ کس نے میرے بیگ میں رکھ دیں

نور نے اپنے آنسو صاف کیے اور جلدی سے جگ میں پانی بھرا اور علی پر ڈال دیا

اور پھر غصے میں بولی اپنی ایک ایک چیز بچالو میرے ہاتھوں

نور غصے سے لال ہو جارہی تھی اور علی حقابقا وہی کھڑا تھا

آخر علی بول ہی پڑا اب میں گیلی وردی کے ساتھ اسکول کیسے جاؤں اس ٹائم علی نے معصوم سی شکل بنائیں

نور بولی میں نے تمہیں اسی لیے گیلا کیا ہے تا کہ تم اسی حالت میں اسکول جاؤ اور اس بچارے کو نور نے کھانا بھی نہیں کھانے دیا اور اس کا بیگ اس کے ہاتھ میں دیا اور بولا چلے جاؤ اسکول

علی روتے والا منہ بنا کر بولا کھانا کھانے دو

حیا بھی بولیں کم سے کم اسے کھانا کھانے دو

نور پھر بولیں ماما آپ اسی کی سائیڈ لے لو

نہیں لے رہی اس کی سائیڈ

مما آپ لے رہی ہو اگر نہیں لے رہی تو ایک دن اسے بھوکا رہنے دو

حیا نے اس بار کوئی جواب نہیں دیا

نور نے زبردستی علی کو اس کے بیگ سمعیت گھر سے باہر نکال دیا

علی بچارا چھوٹی سی غلطی کر کے پستا رہا تھا پر اب وہ کیا کر سکتا تھا اسے اسی حالت میں اسکول جانا تھا

پیچھے سے احمد نے کھانا کھایا اور وہ بھی اسکول کے لیے نکل گیا

دونوں کے اسکول جانے کے بعد حیا بولی غصہ اپنی جگہ پر وہ تمہارا چھوٹا بھائی ہے اور اتنا غصہ صحت کے لیے اچھا نہیں ہوتا

نور کو بڑا لگ تو رہا تھا پر پھر بھی بولیں اس نے جو کیا اس کی سزا اسے دینا ضروری تھی تاکہ وہ دوبارہ میری ڈائری کو ہاتھ نہ لگے

عمیر نماز کے بعد سے آج نور کے آنے کا انتظار کر رہا تھا کبھی کمرے میں جاتا تو کبھی کمرے سے باہر آ کر دیکھتا

ابھی بھی وہ کمرے سے باہر آیا تھا تو اس کی امی نے پوچھا کہا بار بار کمرے سے اندر باہر ہو رہے ہو آج کالج نہیں گئے

جی مما کچھ دن کی چھٹیاں ہیں

اچھا تمہیں کچھ چاہیے جو یہ کمرے سے اندر باہر ہو رہے ہوں

عمیر بولا کچھ نہیں پھر وہ ردہ کے کمرے کی طرف گیا

ردہ کا کمرا نوک

ٹک ٹک

کمرے سے آواز آئی ی کون ہے اور پھر ردہ سوئی ی سوئی ی حالت سے دروازہ کھولا

سامنے بھائی کو دیکھ کر ردہ بولی بھائی آپ یہاں

کوئی کام ہے آپ کو کیسے میرے کمرے کا راشتہ مل گیا

عمیر بولا زور تو تمہارے ساتھ ہوتا اور میری بات سن تیرے پیپر ہونے والے تو پڑھو

بیٹھ کے اور اپنی دوست کیا نام ہے اس کا

عمیر نام بھولنے کی ایکٹنگ کی

ردہ آتے نہیں بولی نور۔ کوئی کام تھا اس سے ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

عمیر کنفیوز ہوتے ہوئے بولا نہیں اس سے کوئی کام نہیں وہ میں کہہ رہا تھا تم دونوں نے

مل کر پیپر کی تیاری کرنی تھی

ردہ نے سرسری جواب دیا ہاں آجائے گی تو مل کر لے گے پڑھائی

عمیر بولا تو اسے کرو کال پوچھو کب آرہی ہے

ردہ بولی بھائی وہ آجائے گی اسے کال کرنے کی ضرورت نہیں

عمیر بولا تم اسے کال کرو تو سہی وہ شاہد سوچ رہی ہو تم اسے کال کروں گی پھر وہ آئے گی

ردہ مان گی اس بات کو اور اس نے نور کو کال کی

ٹوٹوٹو

دو تین رینگ کے بعد نور نے کال اٹھالیں

نور بولی اَلسَلامُ عَلَيْكُم وَرَحْمَةُ اَللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ

ردہ نے سلام کا جواب دے کر بولا تم نے میرے گھر آنا تھا تم کب آ رہی ہو

نور بولی آدھے گھنٹے تک آ جاؤ گی

ردہ خوشی ظاہر کرتے ہوئے بولی جلدی آجانا میں تمہاراانتظار کر رہی ہوں

اچھا آجاتی ہوں تم بولو تو اڑ کے آجاتی ہوں

چلواڑ کے آجاؤ ردہ نے بھی اپنی چبل ماری

نور کا ایک زوردار قہقا گونجا

پھر ردہ بھی ہسنے لگ گئی

ویسے ہسنے کی بات نہیں تھی پھر بھی دونوں پاگل ایسے ہی چھوٹی چھوٹی بات پر ہستی تھی

پتا نہیں کتنی دیر اسے ہی بات کرتی رہی اور ہستی رہی

عمیر جو کال بند ہونے کا انتظار کر رہا تھا تھک کر بولا اب کال بند بھی کردو

ردہ نے ایک نظر بھائی ی پر ڈالی تو اسے یاد آیا اس نے اصل میں کال کی کس وجہ سے تھی

ردہ بولی نور جلدی آجانا باقی باتیں بعد میں کریں گے

دوسری سائیڈ سے آواز آئی اللہ حافظ

پھر ردہ نے بھی بولا اللہ حافظ

نور کو ردہ کے گھر اس کی امی چھوڑنے آئی ی تھی

اب اس کی امی ردہ کی امی کے ساتھ بیٹھی ہوئی تھی

اور ساتھ ہی نور ردہ دونوں بیٹھی ہوئی تھی

رضیہ بیگم نے نور اور اس کی امی سے حال احوال پوچھا

ساتھ ہی باتوں ہی باتوں میں نور کے والد کے بارے میں پوچھا

وہ کیا کرتے ہے

حیا مسکرا کر بولی وہ فوجی ہے پتا ہے نا فوجی کام میں

کتنے مصروف ہوتے ہیں

پر نور اپنے ابو کے ذکر سے اداس ہو گئ

اور بولی ردہ ہم پیپر کی تیاری شروع کرے

اچھا چلو بیٹا تم دونوں کمرے میں جا کر پڑھائی کرو

یہ رضیہ بیگم بولی تھی

وہ دونوں اٹھ کر کمرے میں چلی گئ

اور رضیہ بیگم اور حیا کتنی دیر تک ایک دوسرے سے باتیں کرتی رہی

نور اور ردہ کمرے میں پڑھنے کے بجائے باتوں میں لگ گ ئی

عمیر ردہ کے کمرے میں جب آیا ان دونوں کو باتوں میں

دیکھ کر بولا تم دونوں یہاں باتیں کرنے کے لیے بیٹھی ہو۔۔

ہے نا اس نے طنز کیا تھا

دونوں ایک دم سے چونکی

اور ایک ساتھ بولی نہیں ہم پڑھ رہی تھی

عمیر تھوڑا سنجیدہ ہونے کی ایکٹنگ کرتے ہوئے بولا کتابیں بن کر کے پڑھ رہی تھی

جب ان دونوں کو کوئی بہانہ نہیں ملا

تو نور بولی ہم پڑھ لیں گے

آپ روم سے چلے جاؤ

عمیر بولا اب تو میں کمرے سے نہیں جانے والا

دونوں نے ایک ساتھ حیرت سے عمیر کو دیکھا

اور ایک ساتھ بولا کیوں

دونوں کی ایک ساتھ آواز سن کر عمیر بولا کیونکہ تم

دونوں پڑھتی کم اور باتیں زیادہ کرتی ہوں

اور پھر عمیر وہی ایک سائیڈ پر صوفے پر بیٹھ گیا

دونوں نے کتابیں کھول لی

نور سوچنے لگی اس مصیبت کو کمرے سے کیسے نکالا جائے

اور پھر کچھ سوچ کر بولی بھائی

عمیر براسامنہ بناکر بولا میرانام عمیر ہے

نور جلدی میں بولی ہاں سہی عمیر بھائی

ہاں بولو چڑیل

نور کو سن کر غصہ آیا اور بولی میں چڑیل نہیں تم بھوت ہوں گے

عمیر سن کر مسکریااور دل میں ہی بولا تمہارا بھوت

سہی میں بول تو سکتا نہیں تھا

نوراسے مسکراتے دیکھ کر بولیں آپ کمرے سے چلے جائیں

اب ہم دونوں باتیں نہیں کریں گی سچی پڑھی گئ

عمیر کا وہی بیٹھنے کا دل تھا تو بولا میں نے تم لوگوں کو پڑھنے سے منع کیا ہے یار تم لوگوں کی

کتابیں پھاڑدیں ہیں

میں تو بس تم لوگوں پر نگرانی کررہا ہوں اور مجھے پتا ہے میرے جانے کے بعد تم دونوں

نے پھر باتیں کرنی ہیں

اور باتیں کر کر کے گندے نمبر لے لینے ہیں اس سے میرا ہی ناک کٹے گا

نور کا آج آخری پیپر تھا

جب نور اگزام حال سے نکلی تو اس کا منہ لٹکا ہوا تھا ایسا لگ رہا تھا کہ وہ ابھی رو پڑے گی

ردہ نے تو کب سے پیپر دے کر باہر نور کا انتظار کر رہی تھی نور کو دیکھتے ہیں اس کے پاس گئی

اور پوچھا آج کا پیپر کیسا ہوا بہت آسان تھا نا

تو حیرت سے ردہ کو دیکھتی ہے اور پھر بولی آسان نہیں تھا میرا ایک بڑا سوال چھوٹ گیا ہے اور پھر روتی ہوئی آواز میں بولی ردہ دیکھ لینا اس سال میں نے فیل ہو جانا ہے

ردہ نور کو دلاسہ دینے کے لیے بولی سو میں سے 45 نمبر والا پاس ہے تم گن کے دیکھو تمہارے کتنے نمبر بنتے ہیں

نور اپنے حساب سے نمبر گننے لگی

اور پھر تھوڑی دیر بعد بولیں یہ تو صرف 44 نمبر بن رہے ہیں میں فیل ہو جاؤں گی

ردہ پھر بولی دعا کرو دعا سے ایک نمبر بڑھ جائے گا اور اب رونا دھونا بند کرو اور

بتاؤ کس کے ساتھ گھر جانا ہے تمہیں بھائی لینے آ گیا ہے

نور بولیں دیکھتی ہوں

نور تھوڑی دیر بعد واپس آئی اور بولیں میرا بھائی تو نہیں آیا لیکن تمہارا نمونہ بھائی آگیا ہے

تم جاؤ میرا بھائی جب آئے گا میں اس کے ساتھ چلی جاؤں گی

ردہ بولی تم میرے ساتھ چلو آج مل کر جاتے ہیں

جب نور نے منع کیا

تو ردہ نے منہ بنالیا جس کی وجہ سے نور کو اس کی بات ماننی پڑی

پہلے ردہ کا گھر آتا تھا وہاں سے تو عمیر نے ردہ کو پہلے اس کے گھر چھوڑ دیے

راستہ میں عمیر نے ایک جگہ کار روک دی

نور نے حیرت سے عمیر سے پوچھا یہاں کیوں رکے

عمیر بولا مجھے تم سے بات کرنی ہے میں سوچ رہا تھا پہلے تمہارے پیپر ہو لے پھر بات کرؤ گا اب وقت ہے تم سے بات کرنے کا

عمیر ایسے تیزی سے بول رہا تھا جیسے وہ تیز نہیں بولے گا تو نور یہاں سے چلی جائے گی

عمیر نور کا کنفیوز بیٹھی دیکھ کر بولا میں اپنی بات بولوں

نور صرف ہاں میں سر ہلا سکی

میں تمہارے لیے تمہارے گھر راشتہ لے کر آنا چاہتا ہو

نور بولی مجھے نہیں کرنی شادی اور پھر کار سے اترنے کے لیے دروازہ کھلنے لگی

عمیر بولا مجھ سے نہیں کرنی یا کسی سے نہیں کرنی

نور اس کے سوال سے چونکی منہ بناتے بولی کسی سے نہیں کرنی اور ابھی میری عمر بھی نہیں شادی کی اور میں اپنی امی کی پسند کی شادی کرؤ گی

نور جلدی جلدی یہ سب بول رہی تھی اسے خود نہیں پتا تھا وہ کیا بول رہی ہے

عمیر اس کو گھبراتے اور کنفیز ہوتے دیکھ کر بولا کوئی ی نہیں تمہاری امی سے بات کرلے گ ئے

اور پھر کار کو آگے کی طرف بڑھا دیا

نور گھر پہنچی تو اس کی امی پریشان حال بیٹھی ہوئی ی تھی

اَلسلامُ عَلَیکُم امی

وَعَلَیکُم السَّلَام

نور نے پریشان بیٹھی حیا کو دیکھ کر پوچھ ہی لیا کیا ہوا ہے

حیا بامشکل بولی بیٹا آج کھانے کو کچھ نہیں ہے

احمد اور علی سکول سے آتے کھانا مانگتے ہے اب میں کھانا کہاں سے لاؤ یہ بولتے بولتے

حیا رو پڑی

نور دلاسہ دیتے ہوئے بولی اللہ ہے نا اور وہ ہماری مدد کرے گا

حیا روتے روتے چپ ہو گی اور بولی بے شک اللہ مدد کرنے والا ہے

اسی وقت دروازہ بجااور ساتھ والے گھر سے میلاد کے لیے بلاوا آیا

نوراور حیامیلاد میں جانے کے لیے تیار ہو گ ئی

اتنے میں احمداور علی سکول سے آگ ئے ان دونوں کو گھر ہی چھوڑ کر نور اور حیا میلاد پر چلی گ ئی

میلاد دو گھنٹے چلا

میلاد پر چاول بنائے ہوئے تھے نور اور حیا نے وہی کھا لیے

حیاان کی پڑوسی تھی اس وجہ سے ان لوگوں نے گھر بھی چاول دیے

ان سب کے بعد حیااور نور نے اللہ کا شکر ادا کیا

آج حیاکو کچھ گھر سے کپڑے سیلائی کرنے کے لیے بھی آئے تھے جو اس نے رات کو ہی سیلائی کر دیے تھے

اکثر کبھی کبھی اس گھر میں رات کو سب کو بھوکا سوناپڑتاپر وہ جواللہ پر یقین تھا کبھی کم نہیں ہوا

دو ماہ بعد

موبائل پر رنگ بجی حیا نے موبائل آٹھایا تو دیکھ کر حیران ہو گئی

وہ نمبر وہ کبھی نہیں بھول سکتی تھی کبھی وہ موبائل کو دیکھے کبھی خود میں بات

کرنے کی ہمت پیدا کرے کیونکہ اس انسان کی وجہ سے انہیں بہت مشکل برداست

کرنی پڑی کتنے لوگوں کے سوالوں کے جواب دینے پڑے

بہت ہمت کر کے حیا نے کال اٹینڈ کی

وہ سلام کیے بنا بولی کیوں کال کی ہمیں ذلیل کرنے کے لئے یا اور کچھ رہ گیا ہے اسے برباد

کرنے کے لیے

نواز آگے سے روتے اور گڑ گڑاتے ہوئے بولا

اس دن جب آخری بار تم لوگوں کو دھمکی دی تھی اسی دن میرا ایکسیڈنٹ ہو گیا

اور اس دن سے میں ہسپتال میں درد سے تڑپ رہا ہوں

نہ ہی میری زندگی میں سکون ہے نا ہی آرام تم لوگ مجھے معاف کر دو تو شاہد مجھے آرام مل

جائے

تم لوگ جیسا چاہو گے میں ویسا کر دوں گا

بس تم لوگوں کو اللہ کا واسطہ ہے مجھے معاف کر دو

حیا یہ سب سن کر آسمان کی طرف دیکھا اور اللہ کا شکر ادا کیا

اور پھر ہمت کر کے بولی اللہ تمہیں سکون اور درد سے نجات دے

اور کال بند کر دی

نور جو دوسرے کمرے میں اپنی ہی سوچوں گم بیٹھی تھی امی کی آواز سے چونکی

حیا نے آتے ہی بولا تمہارے گناہ گار کو اللہ نے سزا دے دی ہے

نور امی کی بات نہ سمجھتے ہوئے بولی کیا مطلب

حیا بولی نواز نے معافی مانگی ہے بول رہا تھا بہت تکلیف میں ہے اللہ نے تمہارا اس سے بدلہ لے لیا ہے

نور تلخ یادوں کو یاد کرتے ہوئے بولیں اللہ اس پر رحم کرے جس نے مجھے تکلیف دی

عمیر نے نور کو کال کی اور بولا پہلے تو سوری کیونکہ میں ضروری کام سے اتنے وقت سے شہر سے باہر تھا تو تم سے بات نہیں کر پایا

آج گھر واپس آ رہا ہو اور میں تمہارے لیے راستہ لے کر آنا چاہتا ہو پہلے بات کی تھی تم سے تم نے جواب نہیں دیا

نور بولی مجھے شادی نہیں کرنی

عمیر بولا کیون میں اچھا نہیں ہو کیا

نور بولے تم اچھے ہو یا نہ ہو مجھے نہیں پتہ اور مجھے تم سے شادی نہیں کرنی یہ بول کر نور نے موبائل رکھ دیا

اگلے دن

احمد اور علی ٹائم سے سکول چلے گئے نور ابھی بید پر سوچوں میں گم بیٹھی

تھی تو

اس کی امی نے آکر اسے بتایا کہ ردہ کے بھائی کا ایکسیڈنٹ ہو گیا ہے

نور یہ سن کر چیخنے والی آواز میں بولی کیا ایسے کیسے ہو سکتا ہے اور پھر بولی ہم ہسپتال جائیں

حیا بولی ہمیں جانا چاہیے ان کا کلوتا بیٹا ہے

اور ویسے بھی وہ لوگ بہت اچھے ہیں ان کے غم میں ہمیں ان کے ساتھ ہونا چاہیے

پھر حیا اور نور ہسپتال پہنچے

ردہ اور اس کے والدین کا رو رو کر برا حال تھا

نور اور حیا ان کے ساتھ بیٹھ کر انہیں تسلی دینے لگ گئے

کچھ ٹائم بعد ایک ڈاکٹر باہر آئی

اور بولی پیسینٹ کی حالت اب کچھ صحیح ہے پریشان ہونے کی کوئی بات نہیں ہے کچھ دن

تک ڈسچارج کر دیا جائے گا آپ بس اللہ کا شکرادا کریں اتنے بڑے اکسیڈنٹ کے بعد بھی

آپ کا بیٹا بالکل صحیح ہے کچھ چوٹے ہے

وہ بھی سہی ہو جائے گی

کچھ دن بعد

عمیر بلکل ٹھیک ہو گیا اور پھر اس نے اپنے والدین سے نور سے شادی کرنے کی خواہش

ظاہر کی

جو سن کر اس کے والدین کو اعتراض نہیں تھا انہیں ویسے بھی نور بہت پسند آئی تھی

اور پھر انہوں نے نور کے گھر جا کر مکمل طور پر راستہ مانگنے کا سوچا

کچھ دن بعد وہ نور کے گھر گے انور کا رشتہ مانگا جس سے حیا کو کوئی اعتراض نہیں تھا

پر وہ صرف نور کے نکاح کے لیے معنی

وہ نور کو دو سال اور پڑھنا چاہتی تھیں

وہ امی آپ نے نکاح کی تاریخ بھی پکی کر دی اور مجھ سے پوچھا بھی نہیں مجھے وہ کو جا پسند بھی ہے یا نہیں

حیا بولی تمہیں کوئی اور پسند ہے

نور ایک دم میں نہ میں سر ہلایا

پھر حیا بولی اس میں کیا کمی ہے

امی مجھے ابھی شادی نہیں کرنی

تمہاری ابھی شادی نہیں کر رہے ابھی بس نکاح کر رہے ہے

نور کچھ بولے بغیر اپنے کمرے میں چلی گئی

نور کمرے سے نکلو عمیر آیا ہے

آج جا کر اپنے نکاح کا ڈریس لے کر آؤ

نور نے کمرے میں بیٹھی ہی عمیر کے ساتھ بازار جانے سے منع کر دیا

حیا کمرے میں آئی ی اور اسے زبردستی جانے کے لیے تیار کیا

راستہ میں عمیر نے کار روک کر نور سے بولا یار میں تم سے سچا پیار کرتا ہوں اور مجھ میں کوئی کمی دیکھتی ہے جو تم نے نکاح کے نام پر ایسے منہ پھولا ہوا ہے

نور معصومیت سے بولی تم شادی کے بعد مجھ پر ہاتھ اٹھاؤ گے مجھے مارو گے اپنا سارا غصہ مجھ پر اتارو گے اور آخر پر بولی تو مجھے شادی ہی نہیں کرنی

عمیر نے حیرت سے نور کو دیکھا تمہیں کس پاگل نے کہا ہے میں تم پر ہاتھ اٹھاؤں گا

لوڑکی سائیڈ پر منہ کر کے بولی مجھے پتا ہے اور مجھے کسی نے نہیں بولا

عمیر بولا تم مجھ سے وعدہ لے لو میں تم پر کبھی ہاتھ نہیں اٹھاؤ گا

نور پھر بولی غصہ میں بھی نہیں

عمیر مسکراتے ہوئے بولالا غصے میں بھی نہیں

آج نور اور عمیر کا نکاح تھا سب خوش تھے

نکاح ہونے کے بعد دونوں کو اکٹھے بٹھایا

پھر پوری فیملی نئی مل کر تصویر بنائیں

ختم شد

کھینچ کر آخری قسط بنا ہی دی ویسے بنتی تو نہیں تھی اتنی کم قسطے

کیسا لگا ناول ضرور بتائے گا

اللہ حافظ

Novel Hi Novel & Online Web Channel

السلامُ علیکم !

"ناول ہی ناول" اور "آن لائن ویب چینل" آپ کے لیے لایا ایک سنہری موقع

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنے قلم کی آواز کو لوگوں تک پہچانا چاہتے ہیں، تو اپنی لکھی گئی کوئی بھی تحریر (حمد، نعت، ناول، افسانہ، آرٹیکل، ریسیپی، نظم، غزل، اقوال) یا جو بھی آپ کے ذہن میں ہو اور آپ لکھنا چاہتے ہیں، ہم تک پہچائیں۔ "ناول ہی ناول" اور "آن لائن ویب چینل" بنے گا وہ سیڑھی جو آپ کو آپ کی پسندیدہ ویب سائیٹ تک پہنچانے کا ذریعہ بنے گا۔ اگر آپ اپنی تحریریں "ناول ہی ناول" اور "آن لائن ویب چینل" کی ویب سائیٹ میں دینا چاہتے ہیں تو رابطہ کریں۔ "ناول ہی ناول" اور "آن لائن ویب چینل" آپ کو آپ کے عین مطابق پلیٹ فارم مہیا کر رہا ہے تو جلدی سے قلم اٹھائیں اور لکھ ڈالیں جو آپ کے ذہن میں مرکوز ہے۔ شکریہ !

اپنی تحریریں ہمیں اس پتہ پر ارسال کریں۔

NovelHiNovel.Com & OnlineWebChannel.Com

NovelHiNovel & OWC Official

NovelHiNovel@Gmail.Com

OnlineWebChannel @Gmail.Com

03155734959

ختم شُد

اگلا ناول صرف ناول ہی ناول "اور" آن لائن ویب چینل پر

NovelHiNovel.Com

OnlineWebChannel.Com

Novel Hi Novel & Online Web Channel

السلام علیکم !

ناول ہی ناول" اور "آن لائن ویب چینل آپ کے لیے لایا ایک سنہری موقع

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنے قلم کی آواز کو لوگوں تک پہچانا چاہتے ہیں، تو اپنی لکھی گئی کوئی بھی تحریر (حمد، نعت، ناول، افسانہ، آرٹیکل، ریسیپی، نظم، غزل، اقوال) یا جو بھی آپ کے ذہن میں ہو اور آپ لکھنا چاہتے ہیں، ہم تک پہچائیں۔ ناول ہی ناول" اور "آن لائن ویب چینل بنے گا وہ سیڑھی جو آپ کو آپ کی پسندیدہ ویب سائیٹ تک پہنچانے کا ذریعہ بنے گا۔ اگر آپ اپنی تحریریں ناول ہی ناول" اور "آن لائن ویب چینل کی ویب سائیٹ میں دینا چاہتے ہیں تو رابطہ کریں۔ ناول ہی ناول" اور "آن لائن ویب چینل آپ کو آپ کے عین مطابق پلیٹ فارم مہیا کر رہا ہے تو جلدی سے قلم اٹھائیں اور لکھ ڈالیں جو آپ کے ذہن میں مرکوز ہے۔ شکریہ !

اپنی تحریریں ہمیں اس پتہ پر ارسال کریں۔

NovelHiNovel.Com & OnlineWebChannel.Com

NovelHiNovel & OWC Official

NovelHiNovel@Gmail.Com

OnlineWebChannel @Gmail.Com

03155734959